سورۂ مؤمنون مکیہ ہے، اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ

بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں ف۲ اور

الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾

وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف اِلتفات نہیں کرتے ف۳ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں ف۴

وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ

اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر

اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں ف۵ تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی

هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَ الَّذِيْنَ

حد سے بڑھنے والے ہیں ف٦ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں ف۷ اور وہ جو

هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ

اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں ف۸ یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس

ف۱ سورۂ مؤمنون مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں اور ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہیں۔ ف۲ ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضاء ساکن ہوتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشۂ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی عبث (فضول) کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کے حرکات سے باز رہے۔ بعض نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔ ف۳ ہر لہو و باطل سے مجتنب رہتے ہیں۔ ف۴ یعنی اس کے پابند ہیں اور مداومت (ہمیشہ ادا) کرتے ہیں۔ ف۵ اپنی بیبیوں اور باندیوں کے ساتھ جائز طریقے پر قُربت کرنے میں۔ ف٦ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے۔ سعید بن جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیل کرتے تھے۔ ف۷ خواہ وہ امانتیں اللہ کی ہوں یا خَلق کی اور اسی طرح عہد خدا کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ سب کی وفا لازم ہے۔ ف۸ اور انہیں ان کے وقتوں میں ان کے شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور فرائض و واجبات اور سُنَن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں۔

يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور بے شک ہم نے آدمی کو

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ۠ ثُمَّ

چُنی ہوئی مٹی سے بنایا ف۹ پھر اُسے ف۱۰ پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں ف۱۱ پھر

خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا

ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں

فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ

پھر اُن ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اُٹھان دی ف۱۲ تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر

الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ؕ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ؕ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بنانے والا ہے پھر اُس کے بعد تم ضرور ف۱۳ مرنے والے ہو پھر تم سب قیامت کے دن ف۱۴

تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ

اُٹھائے جاؤ گے اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں ف۱۵ اور ہم خلق سے

غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ

بے خبر نہیں ف۱۶ اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا ف۱۷ ایک اندازہ پر ف۱۸ پھر اُسے زمین میں ٹھہرایا

وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ ۚ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

اور بے شک ہم اس کے لے جانے پر قادر ہیں ف۱۹ تو اُس سے ہم نے تمہارے لئے باغ پیدا کئے کھجوروں

وَّ اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ ۙ وَ شَجَرَةً

اور انگوروں کے تمہارے لیے اُن میں بہت سے میوے ہیں ف۲۰ اور اُن میں سے کھاتے ہو ف۲۱ اور وہ پیڑ

وقف لازم

ف۹ مفسرین نے فرمایا کہ انسان سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں۔ ف۱۰ یعنی اس کی نسل کو ف۱۱ یعنی رحم میں ف۱۲ یعنی اس میں روح ڈالی اس بے جان کو جان دار کیا نُطق اور سَمع اور بصَر (بولنے، سننے، دیکھنے کی صلاحیت) عنایت کی۔ ف۱۳ اپنی عمریں پوری ہونے پر ف۱۴ حساب و جزا کے لیے ف۱۵ ان سے مراد سات آسمان ہیں جو ملائکہ کے چڑھنے اترنے کے رستے ہیں۔ ف۱۶ سب کے اعمال، اقوال، ضمائر کو جانتے ہیں کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں۔ ف۱۷ یعنی مینہ برسایا ف۱۸ جتنا ہمارے علم و حکمت میں خَلق کی حاجتوں کے لیے چاہئے۔ ف۱۹ جیسا اپنی قدرت سے نازل فرمایا ایسا ہی اس پر بھی قادر ہیں کہ اس کو زائل کر دیں، تو بندوں کو چاہئے کہ اس نعمت کی شکر گزاری سے حفاظت کریں۔ ف۲۰ طرح طرح کے۔ ف۲۱ جاڑے اور گرمی وغیرہ موسموں میں اور عیش کرتے ہو۔

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنَّ

پیدا کیا کہ طور سینا سے نکلتا ہے ف۲۲ لے کر اُگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن ف۲۳ اور بے شک

لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ

تمہارے لیے چوپاؤں میں سمجھنے کا مقام ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو اُن کے پیٹ میں ہے ف۲۴ اور تمہارے لیے اُن میں بہت

كَثِیْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَ لَقَدْ

ع ۲۲/۱

فائدے ہیں ف۲۵ اور ان سے تمہاری خوراک ہے ف۲۶ اور ان پر ف۲۷ اور کشتی پر ف۲۸ سوار کیے جاتے ہو اور بے شک

اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اُس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی

غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا

خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۲۹ تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے ف۳۰

هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ

یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے ف۳۱ اور اللہ چاہتا ف۳۲

لَاَنْزَلَ مَلٰٓىِٕكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ ج اِنْ هُوَ اِلَّا

تو فرشتے اُتارتا ہم نے تو یہ اپنے اگلے باپ داداؤں میں نہ سنا ف۳۳ وہ تو نہیں مگر

رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا

ایک دیوانہ مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کیے رہو ف۳۴ نوح نے عرض کی اے میرے رب میری مدد فرما ف۳۵ اس پر کہ

كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا فَاِذَا

انھوں نے مجھے جھٹلایا تو ہم نے اُسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے ف۳۶ اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب

ف۲۲ اس درخت سے مراد زیتون ہے۔ ف۲۳ یہ اس میں عجیب صفت ہے کہ وہ تیل بھی ہے کہ منافع اور فوائد تیل کے اس سے حاصل کئے جاتے ہیں، جلایا بھی جاتا ہے، دوا کے طریقہ پر بھی کام میں لایا جاتا ہے اور سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے۔ ف۲۴ یعنی دودھ خوشگوار مُوافقِ طبع جو لطیف غذا ہوتا ہے۔ ف۲۵ کہ ان کے بال کھال اون وغیرہ سے کام لیتے ہو۔ ف۲۶ کہ انہیں ذَبح کر کے کھالیتے ہو۔ ف۲۷ خشکی میں ف۲۸ دریاؤں میں ف۲۹ اس کے عذاب کا جو اس کے سوا اوروں کو پوجتے ہو۔ ف۳۰ اپنی قوم کے لوگوں سے کہ ف۳۱ اور تمہیں اپنا تابع بنائے۔ ف۳۲ کہ رسول کو بھیجے اور مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائے ف۳۳ کہ بشر بھی رسول ہوتا ہے۔ یہ ان کی کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تو تسلیم نہ کیا پتھروں کو خدا مان لیا اور انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت یہ بھی کہا ف۳۴ تا آنکہ (یہاں تک کہ) اس کا جنون دور ہوا ایسا ہوا تو خیر ورنہ اس کو قتل کر ڈالنا۔ جب حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے اور ان کے ہدایت پانے کی امید نہ رہی تو حضرت ف۳۵ اور اس قوم کو ہلاک کر ف۳۶ یعنی ہماری حمایت وحفاظت میں۔

جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

ہمارا حکم آئے ف۳۷ اور تنور اُبلے ف۳۸ تو اس میں بٹھالے ف۳۹ ہر جوڑے میں سے دو ف۴۰

وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ

اور اپنے گھر والے ف۴۱ مگر ان میں سے وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی ف۴۲ اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے

ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى

بات نہ کرنا ف۴۳ یہ ضرور ڈبوئے جائیں گے پھر جب ٹھیک بیٹھے کشتی پر تو اور تیرے ساتھ

الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ

والے تو کہہ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی اور عرض کر ف۴۴

رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کہ اے میرے رب مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے بے شک اس میں ف۴۵

لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚ

ضرور نشانیاں ہیں ف۴۶ اور بے شک ضرور ہم جانچنے والے تھے ف۴۷ پھر ان کے ف۴۸ بعد ہم نے اور سنگت (قوم) پیدا کی ف۴۹

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

تو اُن میں ایک رسول انھیں میں سے بھیجا ف۵۰ کہ اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۵۱ اور بولے اس قوم کے سردار جنھوں نے کفر کیا اور آخرت کی حاضری ف۵۲

ع ۲ ۱۰ ۲

ف۳۷ ان کی ہلاکت کا اور آثارِ عذاب نمودار ہوں۔ ف۳۸ اور اس میں سے پانی برآمد ہو تو یہ علامت ہے عذاب کے شروع ہونے کی ف۳۹ یعنی کشتی میں حیوانات کے ف۴۰ نر اور مادہ۔ ف۴۱ یعنی اپنی مؤمنہ بی بی اور ایماندار اولاد یا تمام مؤمنین۔ ف۴۲ اور کلامِ اَزَلی میں ان کا عذاب اور ہلاک معیّن ہو چکا وہ آپ کا ایک بیٹا تھا کنعان نام اور ایک عورت کہ یہ دونوں کافر تھے آپ نے اپنے تین فرزندوں سام، حام، یافث اور ان کی بیبیوں کو اور دوسرے مؤمنین کو سوار کیا کل لوگ جو کشتی میں تھے ان کی تعداد اَٹھتر تھی۔ نصف مرد اور نصف عورتیں۔ ف۴۳ اور ان کے لیے نجات نہ طلب کرنا، دعا نہ فرمانا۔ ف۴۴ کشتی سے اترتے وقت یا اس میں سوار ہوتے وقت ف۴۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے واقعے میں اور اس میں جو دشمنانِ حق کے ساتھ کیا گیا ف۴۶ اور عبرتیں اور نصیحتیں اور قدرتِ الٰہی کے دلائل ہیں۔ ف۴۷ اس قوم کے حضرت نوح علیہ السلام کو اس میں بھیج کر اور ان کو وَعظ و نصیحت پر مامور فرما کر تا کہ ظاہر ہو جائے کہ نزولِ عذاب سے پہلے کون نصیحت قبول کرتا اور تصدیق و اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمان تکذیب و مخالفت پر مصر رہتا ہے۔ ف۴۸ یعنی قوم نوح کے عذاب و ہلاک کے ف۴۹ یعنی عاد و قومِ ہود۔ ف۵۰ یعنی ہود علیہ السلام اور ان کی معرفت اس قوم کو حکم دیا ف۵۱ اس کے عذاب کا کہ شرک چھوڑو اور ایمان لاؤ۔ ف۵۲ اور وہاں کے ثواب و عذاب وغیرہ۔

بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ اَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

کو جھٹلایا اور ہم نے اُنھیں دنیا کی زندگی میں چین دیا ۵۳ کہ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی جو تم

یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ یَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَىٕنْ اَطَعْتُمْ

کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اُسی میں سے پیتا ہے ۵۴ اور اگر تم کسی اپنے جیسے

بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ كُنْتُمْ

آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے میں ہو کیا تمھیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مرجاؤ گے اور

تُرَابًا وَّ عِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اس کے بعد پھر ۵۵ نکالے جاؤ گے کتنی دُور ہے کتنی دُور ہے جو تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے ۵۶

اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ نَحْیَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۳۷﴾

وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی زندگی ۵۷ کہ ہم مرتے جیتے ہیں ۵۸ اور ہمیں اٹھنا نہیں ۵۹

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ اِۨفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ مَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۸﴾

وہ تو نہیں مگر ایک مرد جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ۶۰ اور ہم اُسے ماننے کے نہیں ۶۱

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ

عرض کی کہ اے میرے رب میری مدد فرما اس پر کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا اللہ نے فرمایا کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ صبح کریں گے

نٰدِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا

پچھتاتے ہوئے ۶۲ تو انھیں آلیا سچی چنگھاڑ نے ۶۳ تو ہم نے انھیں گھاس کوڑا کر دیا ۶۴ تو دُور ہوں ۶۵

۵۳ یعنی بعض کفار جنہیں اللہ تعالٰی نے فراخی عیش اور نعمتِ دنیا عطا فرمائی تھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگے: ۵۴ یعنی یہ اگر نبی ہوتے تو ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے پاک ہوتے ان باطن کے اندھوں نے کمالاتِ نبوت کو نہ دیکھا اور کھانے پینے کے اوصاف دیکھ کر نبی کو اپنی طرح بشر کہنے لگے یہ بنیاد ان کی گمراہی کی ہوئی چنانچہ اسی سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپس میں کہنے لگے: ۵۵ قبروں سے زندہ ۵۶ یعنی انہوں نے مرنے کے بعد زندہ ہونے کو بہت بَعید جانا اور سمجھا کہ ایسا کبھی ہونے والا ہی نہیں اور اسی خیالِ باطل کی بنا پر کہنے لگے۔ ۵۷ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں صرف اتنا ہی ہے۔ ۵۸ کہ ہم میں کوئی مرتا ہے کوئی پیدا ہوتا ہے۔ ۵۹ مرنے کے بعد، اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انہوں نے یہ کہا ۶۰ کہ اپنے آپ کو اس کا نبی بتایا اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی۔ ۶۱ پیغمبر علیہ السلام جب ان کے ایمان سے مایوس ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ قوم انتہائی سرکشی پر ہے تو ان کے حق میں بددعا کی اور بارگاہِ الٰہی میں ۶۲ اپنے کفر و تکذیب پر جب کہ عذابِ الٰہی دیکھیں گے۔ ۶۳ یعنی وہ عذاب و ہلاک میں گرفتار کئے گئے۔ ۶۴ یعنی وہ ہلاک ہو کر گھاس کوڑے کی طرح ہو گئے۔ ۶۵ یعنی خدا کی رحمت سے دور ہوں انبیاء کی تکذیب کرنے والے۔

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا

ظالم لوگ پھر ان کے بعد ہم نے اور سنگتیں (قومیں) پیدا کیں ف۶۶ کوئی

تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا

اُمت اپنی میعاد سے نہ پہلے جائے نہ پیچھے رہے ف۶۷ پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے

تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ

ایک پیچھے دوسرا جب کسی اُمت کے پاس اس کا رسول آیا انھوں نے اسے جھٹلایا ف۶۸ تو ہم نے اگلوں سے پچھلے ملا دیئے ف۶۹ اور

جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

انھیں کہانیاں کر ڈالا ف۷۰ تو دُور ہوں وہ لوگ کہ ایمان نہیں لاتے پھر ہم نے موسیٰ

وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ىٕهٖ

اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی آیتوں اور روشن سند ف۷۱ کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا

تو انھوں نے غرور کیا ف۷۲ اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے ف۷۳ تو بولے کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر ف۷۴

وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ

اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے ف۷۵ تو اُنھوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کیے ہوؤں میں ہو گئے ف۷۶ اور بے شک

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۷۷ کہ ان کو ف۷۸ ہدایت ہو اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو ف۷۹

اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ

نشانی کیا اور انھیں ٹھکانا دیا ایک بلند زمین ف۸۰ جہاں بسنے کا مقام ف۸۱ اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی اے پیغمبرو

ع ۳ ۱۸ ۳

ف۶۶ مثل قومِ صالح اور قومِ لوط اور قومِ شعیب وغیرہ کے۔ ف۶۷ جس کے لیے ہلاک کا جو وقت مقرر ہے وہ ٹھیک اسی وقت ہلاک ہوگی اس میں کچھ بھی تقدیم وتاخیر نہیں ہوسکتی۔ ف۶۸ اور اس کی ہدایت کو نہ مانا اور اس پر ایمان نہ لائے۔ ف۶۹ اور بعد والوں کو پہلوں کی طرح ہلاک کر دیا۔ ف۷۰ کہ بعد والے افسانہ کی طرح ان کا حال بیان کیا کریں اور ان کے عذاب و ہلاک کا بیان سببِ عبرت ہو۔ ف۷۱ مثل عصا و یدِ بیضا وغیرہ معجزات ف۷۲ اور اپنے تکبر کے باعث ایمان نہ لائے۔ ف۷۳ بنی اسرائیل پر اپنے ظلم وستم سے جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے انہیں ایمان کی دعوت دی ف۷۴ یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر۔ ف۷۵ یعنی بنی اسرائیل ہمارے زیرِ فرمان ہیں تو یہ کیسے گوارا ہو کہ اسی قوم کے دو آدمیوں پر ایمان لا کر ان کے مطیع بن جائیں۔ ف۷۶ اور غرق کر ڈالے گئے۔ ف۷۷ یعنی توریت شریف، فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد۔ ف۷۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو ف۷۹ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت کی ف۸۰ اس سے مراد یا بیتُ المَقدِس ہے یا دِمشق یا فلسطین، کئی قول ہیں۔ ف۸۱ یعنی زمین ہموار فراخ پھلوں والی جس میں

كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ اِنَّ

پاکیزہ چیزیں کھاؤ ف۸۲ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں ف۸۳ اور بے شک

هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ

یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے ف۸۴ اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو تو اُن کی امتوں نے اپنا کام

بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ

آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا ف۸۵ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے ف۸۶ تو تم اُن کو چھوڑ دو ان کے نشہ میں ف۸۷

حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۵۴﴾ اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۵۵﴾ ۙ

ایک وقت تک ف۸۸ کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد کر رہے ہیں مال اور بیٹوں سے ف۸۹

نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ

یہ جلد جلد ان کو بھلائیاں دیتے ہیں ف۹۰ بلکہ اُنھیں خبر نہیں ف۹۱ بے شک وہ جو اپنے رب

خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ ۙ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ۙ وَ

کے ڈر سے سہمے ہوئے ہیں ف۹۲ اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ف۹۳ اور

الَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ ۙ وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ

وہ جو اپنے رب کا کوئی شریک نہیں کرتے اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں ف۹۴ اور اُن کے دل

وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ ۙ اُولٰٓىٕكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ

ڈر رہے ہیں یوں کہ اُن کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ف۹۵ یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں

رہنے والے باآسائش بسر کرتے ہیں۔ ف۸۲ یہاں پیغمبروں سے مراد یا تمام رسول ہیں اور ہر ایک رسول کو ان کے زمانہ میں یہ ندا فرمائی گئی یا رسولوں سے مراد خاص سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی قول ہیں۔ ف۸۳ ان کی جزا عطا فرماؤں گا۔ ف۸۴ یعنی اسلام۔ ف۸۵ اور فرقے فرقے ہوگئے یہودی، نصرانی، مجوسی وغیرہ۔ ف۸۶ اور اپنے ہی آپ کو حق پر جانتا ہے اور دوسروں کو باطل پر سمجھتا ہے اس طرح ان کے درمیان دینی اختلافات ہیں اب سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے۔ ف۸۷ یعنی ان کے کفر وضلال اور ان کی جہالت وغفلت میں۔ ف۸۸ یعنی ان کی موت کے وقت تک۔ ف۸۹ دنیا میں۔ ف۹۰ اور ہماری یہ نعمتیں ان کے اعمال کی جزاء ہیں یا ہمارے راضی ہونے کی دلیل ہیں ایسا خیال کرنا غلط ہے واقعہ یہ نہیں ہے۔ ف۹۱ کہ ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں۔ ف۹۲ انہیں اس کے عذاب کا خوف ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومن نیکی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے اور کافر بدی کرتا ہے اور نڈر رہتا ہے۔ ف۹۳ اور اس کی کتابوں کو مانتے ہیں۔ ف۹۴ زکوٰۃ وصدقات یا یہ معنی ہیں کہ اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں۔ ف۹۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو شرابیں پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ فرمایا: اے صدیق کی نور دیدہ! ایسا نہیں، یہ ان لوگوں کا بیان ہے جو روزے رکھتے ہیں، صدقے دیتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ اعمال نامقبول نہ ہو جائیں۔

وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ

اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے و٩٦ اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت بھر اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے

يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا

کہ حق بولتی ہے و٩٧ اور ان پر ظلم نہ ہوگا و٩٨ بلکہ اُن کے دل اس سے و٩٩ غفلت میں ہیں

وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا

اور اُن کے کام اُن کاموں سے جدا ہیں ف١٠٠ جنھیں وہ کر رہے ہیں یہاں تک کہ جب ہم نے

مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾ ط لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ قف اِنَّكُمْ

ان کے امیروں کو عذاب میں پکڑا و١٠١ تو جبھی وہ فریاد کرنے لگے و١٠٢ آج فریاد نہ کرو ہماری طرف

مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ

سے تمہاری مدد نہ ہوگی بےشک میری آیتیں و١٠٣ تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل

تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ لا مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ

اُلٹے پلٹتے تھے و١٠٤ خدمتِ حرم پر بڑائی مارتے ہو و١٠٥ رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے و١٠٦ حق کو چھوڑے ہوئے و١٠٧ کیا انھوں نے بات کو سوچا نہیں و١٠٨

اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا

یا اُن کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ دادا کے پاس نہ آیا تھا و١٠٩ یا اُنھوں نے اپنے

و٩٦ یعنی نیکیوں کو، معنی یہ ہیں کہ وہ نیکیوں میں اور امتوں پر سبقت کرتے ہیں۔ و٩٧ اس میں ہر شخص کا عمل مکتوب (لکھا ہوا) ہے اور وہ لوحِ محفوظ ہے۔ و٩٨ نہ کسی کی نیکی گھٹائی جائے گی، نہ بدی بڑھائی جائے گی۔ اس کے بعد کفار کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ و٩٩ یعنی قرآن شریف سے ف١٠٠ جو ایمانداروں کے ذکر کئے گئے۔ و١٠١ اور وہ روز بروزِ بدر تیغ (قتل) کئے گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اس عذاب سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی تھی اور اس قحط سے ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مُردار تک کھا گئے تھے۔ و١٠٢ اب ان کا جواب یہ ہے کہ و١٠٣ یعنی آیاتِ قرآنِ مجید و١٠٤ اور ان آیات کو نہ مانتے تھے اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔ و١٠٥ اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم اہلِ حرم ہیں اور بیتُ اللہ کے ہمسایہ ہیں ہم پر کوئی غالب نہ ہوگا ہمیں کسی کا خوف نہیں۔ و١٠٦ کعبہ معظّمہ کے گرد جمع ہو کر اور ان کہانیوں میں اکثر قرآن پاک پر طعن اور اس کو سحر اور شعر کہنا اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں بے جا باتیں کہنا ہوتا تھا۔ و١٠٧ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور آپ پر ایمان لانے کو اور قرآن کریم کو۔ و١٠٨ یعنی قرآن پاک میں غور نہیں کیا اور اس کے اِعجاز پر نظر نہیں ڈالی جس سے انہیں معلوم ہوتا کہ یہ کلام حق ہے اس کی تصدیق لازم ہے اور جو کچھ اس میں ارشاد فرمایا گیا وہ سب حق اور واجبُ التسلیم ہے اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صِدق و حقانیت پر اس میں دلالاتِ واضحہ موجود ہیں۔ و١٠٩ یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے عَہد میں ہوئی ہی نہ ہو اور وہ یہ کہہ سکیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ خدا کی طرف سے رسول آیا بھی کرتے ہیں کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نہ مانتے۔ یہ عذر کرنے کا موقع بھی نہیں ہے کیونکہ پہلی امتوں میں رسول آچکے ہیں اور خدا کی کتابیں نازل ہو چکی ہیں۔

رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ

رسول کو نہ پہچانا ف۱۱۰ تو وہ اسے بیگانہ سمجھ رہے ہیں ف۱۱۱ یا کہتے ہیں اُسے سودا (دیوانہ پن) ہے ف۱۱۲ بلکہ وہ تو اُن کے پاس

بِالْحَقِّ وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَ لَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ

حق لائے ف۱۱۳ اور اُن میں اکثر کو حق بُرا لگتا ہے ف۱۱۴ اور اگر حق ف۱۱۵ اُن کی خواہشوں کی پیروی کرتا ف۱۱۶

لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ

تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں سب تباہ ہو جاتے ف۱۱۷ بلکہ ہم تو اُن کے پاس وہ چیز لائے ف۱۱۸ جس میں ان کی ناموری تھی

فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ ؕ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ

تو وہ اپنی عزت سے ہی منہ پھیرے ہوئے ہیں کیا تم اُن سے کچھ اجرت مانگتے ہو ف۱۱۹ تو تمہارے رب کا اجر سب

خَيْرٌ ۖۗ وَّ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

سے بھلا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ف۱۲۰ اور بے شک تم انھیں سیدھی راہ کی طرف

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ

بلاتے ہو ف۱۲۱ اور بے شک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ضرور سیدھی راہ سے ف۱۲۲

لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَ لَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ

کترائے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ف۱۲۳ ان پر پڑی ہے ٹال دیں تو ضرور بھٹ پنا (احسان فراموشی) کریں گے اپنی سرکشی

ف۱۱۰ اور حضور کی عمر شریف کے جملہ احوال کو نہ دیکھا اور آپ کے نسبِ عالی اور صِدق و امانت اور وُفورِ عقل (کثرتِ دانائی) وحسنِ اخلاق اور کمالِ حلم اور وفا و کرم و مروت وغیرہ پاکیزہ اخلاق ومحاسن صفات اور بغیر کسی سے سیکھے آپ کے علم میں کامل اور تمام جہان سے اعلم (زیادہ علم والے) اور فائق ہونے کو نہ جانا کیا ایسا ہے ف۱۱۱ حقیقت میں یہ بات تو نہیں بلکہ وہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور آپ کے اوصاف و کمالات کو خوب جانتے ہیں اور آپ کے برگزیدہ صفات شہرۂ آفاق ہیں۔ ف۱۱۲ یہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ جیسا دانا اور کاملُ العقل شخص ان کے دیکھنے میں نہیں آیا۔ ف۱۱۳ یعنی قرآن کریم جو توحیدِ الٰہی واحکامِ دین پر مشتمل ہے۔ ف۱۱۴ کیونکہ اس میں ان کے خواہشاتِ نفسانیہ کی مخالفت ہے اس لیے وہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے صفات وکمالات کو جاننے کے باوجود حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ ''اکثر'' کی قید سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حال ان میں بیشتر لوگوں کا ہے چنانچہ بعض ان میں ایسے بھی تھے جو آپ کو حق پر جانتے تھے اور حق انہیں برا بھی نہیں لگتا تھا لیکن وہ اپنی قوم کی مُوافقت یا ان کے طعن و تشنیع کے خوف سے ایمان نہ لائے جیسے کہ ابوطالب۔ ف۱۱۵ یعنی قرآن شریف ف۱۱۶ اس طرح کہ اس میں وہ مضامین مذکور ہوتے جن کی کفار خواہش کرتے ہیں جیسے کہ چند خدا ہونا اور خدا کے بیٹا اور بیٹیاں ہونا وغیرہ کفریات۔ ف۱۱۷ اور تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ ف۱۱۸ یعنی قرآن پاک ف۱۱۹ انہیں ہدایت کرنے اور راہِ حق بتانے پر۔ ایسا تو نہیں اور وہ کیا ہیں اور آپ کو کیا دے سکتے ہیں تم اگر اجر چاہو ف۱۲۰ اور اس کا فضل آپ پر عظیم اور جو نعمتیں اس نے آپ کو عطا فرمائیں وہ بہت کثیر اور اعلٰی، تو آپ کو ان کی کیا پرواہ پھر جب وہ آپ کے اوصاف وکمالات سے واقف بھی ہیں قرآن پاک کا اعجاز بھی ان کی نگاہوں کے سامنے ہے اور آپ ان سے ہدایت وارشاد کا کوئی اجر وعوض بھی طلب نہیں فرماتے تو اب انہیں ایمان لانے میں کیا عذر رہا۔ ف۱۲۱ تو ان پر لازم ہے کہ آپ کی دعوت قبول کریں اور اسلام میں داخل ہوں۔ ف۱۲۲ یعنی دینِ حق سے ف۱۲۳ ہفت سالہ (سات سالہ) قحط سالی کی۔

يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا

میں بھٹکتے ہوئے ۱۲۴ اور بے شک ہم نے انھیں عذاب میں پکڑا ۱۲۵ تو نہ وہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ

يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا

گڑگڑاتے ہیں ۱۲۶ یہاں تک کہ جب ہم نے اُن پر کھولا کسی سخت عذاب کا دروازہ ۱۲۷ تو

هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ع وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

وہ اب اس میں نااُمید پڑے ہیں اور وہی ہے جس نے بنائے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور

ع ٤ ٢٧

الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

دل ۱۲۸ تم بہت ہی کم حق مانتے ہو ۱۲۹ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ

اور اُسی کی طرف اُٹھنا ہے ۱۳۰ اور وہی جلائے اور مارے اور اسی کے لیے ہیں رات اور دن

وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾

کی تبدیلیں ۱۳۱ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ۱۳۲ بلکہ انھوں نے وہی کہی جو اگلے ۱۳۳ کہتے تھے

قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ

بولے کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں کیا پھر نکالے جائیں گے بے شک

---

۱۲۴ یعنی اپنے کفرو عِناد اور سرکشی کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ تَمَلُّق (خوشامد) وچاپلوسی جاتی رہے گی اور رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اور مومنین کی عداوت اور تکبر جوان کا پہلا طریقہ تھا وہی اختیار کریں گے۔ **شانِ نزول:** جب قریش سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی دعا سے سات برس کے قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہوگئی تو ابوسفیان ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ اپنے خیال میں "رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" بنا کرنہیں بھیجے گئے؟ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک۔ ابوسفیان نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدر میں تہ تیغ (قتل) کردیا اولاد جو رہی وہ آپ کی بددعا سے اس حالت کو پہنچی کہ مصیبتِ قحط میں مبتلا ہوئی فاقوں سے تنگ آگئی لوگ بھوک کی بے تابی سے ہڈیاں چاب گئے، مردار تک کھا گئے، میں آپ کو اللّٰہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی۔ آپ اللّٰہ سے دعا کیجئے کہ ہم سے اس قحط کو دور فرمائے۔ حضور نے دعا کی اور انہوں نے اس بلا سے رہائی پائی، اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ۱۲۵ قحط سالی کے یا قتل کے ۱۲۶ بلکہ اپنے تَمَرُّد (بغاوت) وسرکشی پر ہیں۔ ۱۲۷ اس عذاب سے یا قحط سالی مراد ہے جیسا کہ روایتِ مذکورہ شانِ نزول کا مُقتضِی ہے یا روزِ بدر کا قتل۔ یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ واقعۂ قحط واقعۂ بدر سے پہلے ہو۔ اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سخت عذاب سے موت مراد ہے۔ بعض نے کہا کہ قیامت۔ ۱۲۸ تا کہ سنو اور دیکھو اور سمجھو اور دینی اور دنیوی منافع حاصل کرو۔ ۱۲۹ کہ تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ جانی اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور کانوں آنکھوں اور دلوں سے آیاتِ الٰہیہ کے سننے دیکھنے سمجھنے اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنے اور مُنْعِم حقیقی کا حق پہچان کر شکر گزار بننے کا نفع نہ اٹھایا۔ ۱۳۰ روز قیامت۔ ۱۳۱ ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے بعد آنا اور تاریکی وروشنی اور زیادتی وکمی میں ہر ایک کا دوسرے سے مختلف ہونا یہ سب اس کی قدرت کے نشان ہیں۔ ۱۳۲ کہ ان سے عبرت حاصل کرو اور ان میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کرکے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ۔ ۱۳۳ یعنی ان سے پہلے کافر۔

وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ

یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو دیا گیا یہ تو نہیں مگر وہی اگلی

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾

داستانیں ف۱۳۴ تم فرماؤ کس کا مال ہے زمین اور جو کچھ اس میں ہے اگر تم جانتے ہو ف۱۳۵

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

اب کہیں گے کہ اللہ کا ف۱۳۶ تم فرماؤ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۱۳۷ تم فرماؤ کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۸۶﴾ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ

اور مالک بڑے عرش کا اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کیوں نہیں ڈرتے ف۱۳۸ تم فرماؤ

مَنْۢ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ

کس کے ہاتھ ہے ہر چیز کا قابو ف۱۳۹ اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تمہیں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَیْنٰهُمْ

علم ہو ف۱۴۰ اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کس جادو کے فریب میں پڑے ہو ف۱۴۱ بلکہ ہم اُن کے پاس

بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ

حق لائے ف۱۴۲ اور وہ بیشک جھوٹے ہیں ف۱۴۳ اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا ف۱۴۴ اور نہ اس کے ساتھ

مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ

کوئی دوسرا خدا ف۱۴۵ یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق لے جاتا ف۱۴۶ اور ضرور ایک دوسرے پر اپنی تعلّی (بڑائی) چاہتا ف۱۴۷

ف۱۳۴ جن کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ کفار کے اس مقولہ کا رَدّ فرمانے اور ان پر حجت قائم فرمانے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ف۱۳۵ اس کے خالق و مالک کو تو بتاؤ۔ ف۱۳۶ کیونکہ بجز اس کے کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین اللہ تعالیٰ کی خالقیّت کے مُقِر بھی ہیں، جب وہ یہ جواب دیں۔ ف۱۳۷ کہ جس نے زمین کو اوراس کی کائنات کو ابتداءً پیدا کیا وہ ضرور مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۱۳۸ اس کے غیر کو پوجنے اور شرک کرنے سے اور اس کے مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے کا انکار کرنے سے۔ ف۱۳۹ اور ہر چیز پر حقیقی قدرت و اختیار کس کا ہے۔ ف۱۴۰ تو جواب دو۔ ف۱۴۱ یعنی کس شیطانی دھوکے میں ہو کہ توحید وطاعتِ الٰہی کو چھوڑ کر حق کو باطل سمجھ رہے ہو جب تم اقرار کرتے ہو کہ قدرتِ حقیقی اسی کی ہے اور اس کے خلاف کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا تو دوسرے کی عبادت قطعاً باطل ہے۔ ف۱۴۲ کہ اللہ کے نہ اولاد ہوسکتی ہے نہ اس کا شریک یہ دونوں باتیں مُحال ہیں۔ ف۱۴۳ جو اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۴۴ وہ اس سے منزہ ہے کیونکہ نوع اور جنس سے پاک ہے اور اولاد وہی ہوسکتی ہے جو ہم جنس ہو۔ ف۱۴۵ جو اُلوہیّت میں شریک ہو۔ ف۱۴۶ اور اس کو دوسرے کے تحتِ تصرُّف نہ چھوڑتا۔ ف۱۴۷ اور دوسرے پر اپنی برتری اور اپنا غلبہ پسند کرتا کیونکہ مُتقابل حکومتیں اسی کی مُقتضی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اسی کے تحتِ تصرُّف ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا

پاکی ہے اللہ کو اُن باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۴۸ جاننے والا ہر نہاں وعیاں (پوشیدہ وظاہر) کا تو اُسے بلندی ہے اُن کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ

ع ۵ ۱۵ ۵

شرک سے تم عرض کرو کہ اے میرے رب اگر تو مجھے دکھائے ف۱۴۹ جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے تو اے میرے رب مجھے

فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَ اِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ف۱۵۰ اور بے شک ہم قادر ہیں کہ تمہیں دکھا دیں جو اُنھیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۵۱

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ قُلْ

سب سے اچھی بھلائی سے بُرائی کو دفع کرو ف۱۵۲ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ بناتے ہیں ف۱۵۳ اور تم عرض کرو

رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ

کہ اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے ف۱۵۴ اور اے میرے رب تیری پناہ کہ

يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾

وہ میرے پاس آئیں یہاں تک کہ جب اُن میں کسی کو موت آئے ف۱۵۵ تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے ف۱۵۶

لَعَلِّيْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَ مِنْ

شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں ف۱۵۷ ہشت (ہرگز نہیں) یہ تو ایک بات ہے جو وہ اپنے منہ سے کہتا ہے ف۱۵۸ اور

وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَاۤ

اُن کے آگے ایک آڑ ہے ف۱۵۹ اُس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے تو جب صور پھونکا جائے گا ف۱۶۰ تو نہ

ف۱۴۸ کہ اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۴۹ وہ عذاب ف۱۵۰ اور ان کا قرین اور ساتھی نہ بنانا۔ یہ دعا بہ طریق تواضُع واظہارِ عبدیت ہے باوجودیکہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا قرین وساتھی نہ کرے گا۔ اسی طرح انبیاء معصومین استغفار کیا کرتے ہیں باوجودیکہ انہیں اپنی مغفرت اور اکرام خداوندی کا علم یقینی ہوتا ہے یہ سب بہ طریق تواضع واظہار بندگی ہے۔ ف۱۵۱ یہ جواب ہے ان کفار کا جو عذابِ موعود کا انکار کرتے اور اس کی ہنسی اڑاتے تھے انہیں بتایا گیا کہ اگر تم غور کرو تو سمجھ لو گے کہ اللہ تعالیٰ اس وعدہ کے پورا کرنے پر قادر ہے پھر وجہِ انکار اور سببِ اِستہزاء کیا اور عذاب میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس میں اللہ کی حکمتیں ہیں کہ ان میں سے جو ایمان لانے والے ہیں وہ ایمان لے آئیں اور جن کی نسلیں ایمان لانے والی ہیں ان سے وہ نسلیں پیدا ہو لیں۔ ف۱۵۲ اس جملہ جمیلہ کے معنی بہت وسیع ہیں اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ توحید جو اعلیٰ بہتری ہے اس سے شرک کی برائی کو دفع فرمایئے اور یہ بھی کہ طاعت وتقویٰ کو رواج دے کر معصیت اور گناہ کی برائی دفع کیجئے اور یہ بھی کہ اپنے مکارِمِ اخلاق سے خطا کاروں پر اس طرح عفو ورحمت فرمایئے جس سے دین میں کوئی سستی نہ ہو۔ ف۱۵۳ اللہ اور اس کے رسول کی شان میں تو ہم اس کا بدلہ دیں گے۔ ف۱۵۴ جن سے وہ لوگوں کو فریب دے کر معاصی اور گناہوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ ف۱۵۵ یعنی کافر وقتِ موت تک تو اپنے کفر و سرکشی اور خدا اور رسول کی تکذیب اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے انکار پر مُصِر رہتا ہے اور جب موت کا وقت آتا ہے اور اس کو جہنم میں اس کا جو مقام ہے دکھایا جاتا ہے اور جنت کا وہ مقام بھی دکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ ایمان لاتا تو یہ مقام اسے دیا جاتا ف۱۵۶ دنیا کی طرف ف۱۵۷ اور اعمالِ نیک بجالا کر اپنی تقصیرات کا

اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ

ان میں رشتے رہیں گے ف۱۶۱ اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے ف۱۶۲ تو جن کی تولیں ف۱۶۳ بھاری ہوئیں

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ

وہی مراد کو پہونچے اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں ف۱۶۴ وہی ہیں جنھوں نے

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ

اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اُن کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ

فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اس میں منہ چڑائے ہوں گے ف۱۶۵ کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں ف۱۶۶ تو تم انھیں جھٹلاتے تھے

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَاۤ

کہیں گے اے ربّ ہمارے ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب

اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَـٴُـوْا فِیْهَا وَ لَا

ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں ف۱۶۷ رب فرمائے گا دُتکارے (ذلیل ہوکر) پڑے رہو اس میں اور

تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

مجھ سے بات نہ کرو ف۱۶۸ بے شک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے

تدارُک کروں۔ اس پر اس کو فرمایا جائے گا ف۱۵۸ حسرت وندامت سے۔ یہ ہونے والی نہیں اور اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ ف۱۵۹ جو انہیں دنیا کی طرف واپس ہونے سے مانع ہے اور وہ موت ہے۔ (خازن) بعض مفسرین نے کہا کہ برزخ وقت موت سے وقتِ بعث تک کی مدت کو کہتے ہیں۔ ف۱۶۰ پہلی مرتبہ جس کو نفخۂ اُولیٰ کہتے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ ف۱۶۱ جن پر دنیا میں فخر کیا کرتے تھے اور آپس کے نسبی تعلقات مُنقطع ہو جائیں گے اور قرابت کی محبتیں باقی نہ رہیں گی اور یہ حال ہوگا کہ آدمی اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بی بی اور بیٹوں سے بھاگے گا۔ ف۱۶۲ جیسے کہ دنیا میں پوچھتے تھے کیونکہ ہر ایک اپنے ہی حال میں مبتلا ہوگا۔ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا اور بعدِ حساب لوگ ایک دوسرے کا حال دریافت کریں گے۔ ف۱۶۳ اعمال صالحہ اور نیکیوں سے ف۱۶۴ نیکیاں نہ ہونے کے باعث اور وہ کفار ہیں۔ ف۱۶۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ آگ ان کو بھون ڈالے گی اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر نصف سر تک پہنچے گا اور نیچے کا ناف تک لٹک جائے گا دانت کھلے رہ جائیں گے (خدا کی پناہ) اور ان سے فرمایا جائے گا ف۱۶۶ دنیا میں ف۱۶۷ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ مالک کو چالیس برس تک پکارتے رہیں گے اس کے بعد وہ کہے گا کہ تم جہنم ہی میں پڑے رہو گے۔ پھر وہ پروردگار کو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں دوزخ سے نکال اور یہ پکار ان کی دنیا سے دونی عمر کی مدت تک جاری رہے گی اس کے بعد انہیں یہ جواب دیا جائے گا جو اگلی آیت میں ہے۔ (خازن) اور دنیا کی عمر کتنی ہے؟ اس میں کئی قول ہیں: بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے۔ بعض نے کہا: بارہ ہزار برس۔ بعض نے کہا: تین لاکھ ساٹھ برس۔ واللّٰہُ تعالٰی اَعْلَم۔ (تذکرہ قرطبی) ف۱۶۸ اب ان کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور یہ اہلِ جہنم کا آخر کلام ہوگا پھر اس کے بعد انہیں کلام کرنا نصیب نہ ہوگا روتے چیختے ڈکراتے (چلاتے) بھونکتے رہیں گے۔

وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ۚۖ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِیًّا حَتّٰۤی

اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے تو تم نے انھیں ٹھٹھا بنا لیا وف۱۶۹ یہاں تک

اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِیْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا

کہ اُنھیں بنانے کے شغل میں وف۱۷۰ میری یاد بھول گئے اور تم اُن سے ہنسا کرتے بے شک آج میں نے اُن کے صبر کا

صَبَرُوْۤا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ

انھیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں فرمایا وف۱۷۱ تم زمین میں کتنا ٹھہرے وف۱۷۲ برسوں کی

سِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْــٴَـلِ الْعَآدِّیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ

گنتی سے بولے ہم ایک دن رہے یا دن کا حصہ وف۱۷۳ تو گننے والوں سے دریافت فرما وف۱۷۴ فرمایا

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا

تم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا وف۱۷۵ اگر تمھیں علم ہوتا تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ

خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ

ہم نے تمھیں بیکار بنایا اور تمھیں ہماری طرف پھرنا نہیں وف۱۷۶ تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ

کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے

لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں وف۱۷۷ تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کو چھٹکارا نہیں

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

اور تم عرض کرواے میرے رب بخش دے وف۱۷۸ اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا

وف۱۶۹ شانِ نزول: یہ آیتیں کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئیں جو حضرت بلال و حضرت عمّار و حضرت صہیب و حضرت خبّاب وغیرہ رضی اللہ عنہم فقراء اصحاب رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے تمسخر کرتے تھے۔ وف۱۷۰ یعنی ان کے ساتھ تمسخر کرنے میں اتنے مشغول ہوئے کہ وف۱۷۱ اللہ تعالٰی نے کفار سے وف۱۷۲ یعنی دنیا میں اور قبر میں وف۱۷۳ یہ جواب اس وجہ سے دیں گے کہ اس دن کی دہشت اور عذاب کی ہیبت سے انہیں اپنے دنیا میں رہنے کی مدت یاد نہ رہے گی اور انہیں شک ہو جائے گا اسی لیے کہیں گے۔ وف۱۷۴ یعنی ان ملائکہ سے جن کو تو نے بندوں کی عمریں اور ان کے اعمال لکھنے پر مامور کیا۔ اس پر اللہ تعالٰی نے وف۱۷۵ بہ نسبت آخرت کے۔ وف۱۷۶ اور آخرت میں جزا کے لیے اٹھنا نہیں بلکہ تمھیں عبادت کے لیے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمھیں تمہارے اعمال کی جزا دیں۔ وف۱۷۷ یعنی غیر اللہ کی پرستش محض باطل بے سند ہے۔ وف۱۷۸ ایمان والوں کو۔

ع ۶ ۲۶ ۶

آیاتها ۶۴ | ۲۴ سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۲ | رکوعاتها ۹

سورۂ نور مدنیہ ہے، اس میں چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اُتاری اور ہم نے اُس کے احکام فرض کئے ف۲ اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ

تَذَكَّرُوْنَ ① اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ

تم دھیان کرو جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے

جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

لگاؤ ف۳ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں ف۴ اگر تم ایمان لاتے ہو

بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ②

اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو ف۵

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ

بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد

ف۱ سورۂ نور مدنیہ ہے، اس میں نو رکوع چونسٹھ آیتیں ہیں۔ ف۲ اور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا۔ ف۳ یہ خطاب حُکّام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی "حد" یہ ہے کہ اس کے سو ۱۰۰ کوڑے لگاؤ یہ "حد" حرِ غیر مُحصن (آزاد کنوارے) کی ہے کیونکہ حرِ مُحصن (آزاد شادی شدہ) کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَجم کیا گیا اور مُحصَن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلّف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ، ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حُر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر مُحصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے۔ **مسائل:** مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دیئے جائیں سوا تہبند کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے سر چہرے اور شرمگاہ کے، کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ اَلَم (درد) گوشت تک نہ پہنچے اور کوڑا متوسّط دَرَجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اس کے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین (چمڑے کا جبّہ) یا روئیں دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو اتار دیئے جائیں یہ حکم حر اور حرّہ کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا۔ ثبوتِ زنا یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے؟ کہاں کیا، کس سے کیا، کب کیا، اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معائنہ بیان کرنا ہوگا بغیر اس کے ثبوت نہ ہوگا۔ لواطت زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے چند قول مروی ہیں: آگ میں جلا دینا، غرق کر دینا، بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا، فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۴ یعنی حُدود کے پورا کرنے میں کمی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور مُتصلّب (سختی سے کاربند) رہو۔ ف۵ تاکہ عبرت حاصل ہو۔

اَوۡ مُشۡرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۳ وَالَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ

یا مشرک ف۶ اور یہ کام ف۷ ایمان والوں پر حرام ہے ف۸ اور جو پارسا عورتوں کو

الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡهُمۡ ثَمٰنِيۡنَ جَلۡدَةً

عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انھیں اسّی کوڑے لگاؤ

وَّلَا تَقۡبَلُوۡا لَهُمۡ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝۴ اِلَّا الَّذِيۡنَ

اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو ف۹ اور وہی فاسق ہیں مگر جو

تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝۵ وَالَّذِيۡنَ

اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں ف۱۰ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ جو

يَرۡمُوۡنَ اَزۡوَاجَهُمۡ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهُمۡ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنۡفُسُهُمۡ فَشَهَادَةُ

اپنی عورتوں کو عیب لگائیں ف۱۱ اور اُن کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی

ف۶ کیونکہ خبیث کا میلان خبیث ہی کی طرف ہوتا ہے نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ **شانِ نزول:** مہاجرین میں بعضے بالکل نادار تھے نہ ان کے پاس کچھ مال تھا نہ ان کا کوئی عزیز قریب تھا اور بدکار مشرکہ عورتیں دولتمند اور مالدار تھیں یہ دیکھ کر کسی مہاجر کو خیال آیا کہ اگر ان سے نکاح کرلیا جائے تو ان کی دولت کام میں آئے گی۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انہوں نے اس کی اجازت چاہی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس سے روک دیا گیا۔ ف۷ یعنی بدکاروں سے نکاح کرنا ف۸ ابتدائے اسلام میں زانیہ سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں آیت ”وَاَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ“ سے منسوخ ہوگیا۔ ف۹ اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے۔ **مسئلہ ۱:** جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے اسّی کوڑے۔ آیت میں ”محصنات“ کا لفظ خصوصِ واقعہ کے سبب سے وارِد ہوا یا اس لیے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔ **مسئلہ ۲:** اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو مردود الشہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی۔ پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلّف، آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔ **مسئلہ ۳:** زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں۔ **مسئلہ ۴:** حدِّ قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔ **مسئلہ ۵:** مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے۔ **مسئلہ ۶:** غلام اپنے مولا پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ **مسئلہ ۷:** قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذِف ہو جائے گا اور اس پر تہمت کی حد آئے گی۔ **مسئلہ ۸:** اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حد قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہوگی اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسبِ تجویزِ حاکمِ شرع کوڑے لگانا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق، اے کافر، اے خبیث، اے چور، اے بدکار، اے مُخَنَّث، اے بد دیانت، اے لوطی، اے زندیق، اے دَیُّوث، اے شرابی، اے سود خوار، اے بدکار عورت کے بچے، اے حرام زادے، اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی۔ **مسئلہ ۹:** امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے۔ **مسئلہ ۱۰:** اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کو چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔ **مسئلہ ۱۱:** تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کرلیا جائے گا کیونکہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لیے اس میں لفظِ شہادت اور نصابِ شہادت بھی شرط نہیں۔ ف۱۰ اپنے احوال و افعال کو درست کرلیں۔ ف۱۱ زنا کا۔

اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾ وَالْخَامِسَةُ

گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے ف۱۲ اور پانچویں

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٧﴾ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ

یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی

اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٨﴾ ۙ وَالْخَامِسَةَ

کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ف۱۳ اور پانچویں

اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو ف۱۴ اور اگر اللہ کا فضل

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ

ع ۱۰ / ۷

اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے تو تمہارا پردہ کھول دیتا بے شک وہ کہ یہ بڑا

بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ

بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے ف۱۵ اسے اپنے لیے بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ف۱۶

ف۱۲ عورت پر زنا کا الزام لگانے میں۔ **ف۱۳** اس پر زنا کی تہمت لگانے میں۔ **ف۱۴** اس کو ''لِعان'' کہتے ہیں۔ **مسئلہ:** جب مرد اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد وعورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مُقر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حد قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں۔ اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حدِّ قذف ساقِط ہو جائے گی اور عورت پر لِعان واجب ہوگا انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فُرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حد قذف لگائی جائے گی اور اگر مرد اہلِ شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت ہے اور نہ بغیر گواہی کے وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اسے حد قذف کا اندیشہ ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا۔ **ف۱۵** بڑے بہتان سے مراد حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تہمت لگانا ہے ۵ھ ہجری غزوۂ بنی المُصطلِق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ضرورت کے لیے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا اس کی تلاش میں مصروف ہوگئیں ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل (کجاوہ) شریف اونٹ پر کس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ امُّ المؤمنین اس میں ہیں قافلہ چل دیا آپ آ کر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہوگا۔ قافلہ کے

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ

ان میں ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا ف۱۷ اور اُن میں وہ جس نے سب سے بڑا حصّہ لیا ف۱۸

لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ

اس کے لیے بڑا عذاب ہے ف۱۹ کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سُنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے

بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَیْهِ

اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا ف۲۰ اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے ف۲۱ اس پر چار گواہ

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ

کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک

پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کے لیے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" پکارا آپ نے کپڑے سے پردہ کرلیا انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں۔ منافقین سیاہ باطن نے اَوہامِ فاسدہ پھیلائے اور آپ کی شان میں بدگوئی شروع کی۔ بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آگئے اور ان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بے جا سرزد ہوا۔ ام المؤمنین بیمار ہوگئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں اس زمانہ میں انہیں اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں ایک روز اُمِّ مسطح سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپ کا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحہ کے لیے نیند آتی تھی اس حال میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المومنین کی طہارت میں یہ آیتیں اتریں اور آپ کا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت وفضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برسرِ منبر بقسم فرمادیا تھا: مجھے اپنے اہل کی پاکی وخوبی بالیقین معلوم ہے تو جس شخص نے ان کے حق میں بدگوئی کی ہے اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کرسکتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں ام المؤمنین بالیقین پاک ہیں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے، کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو بدعورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے! حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس طرح آپ کی طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تاکہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگارِ عالم نے آپ کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا جو پروردگار آپ کی نعل شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپ کے اہل کی آلودگی گوارا کرے۔ اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سی صحابیات نے قسمیں کھائیں، آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المومنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے ان کا عزّ وشرف اور زیادہ کردیا تو بدگویوں کی بدگوئی اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لیے سخت ترین مصیبت ہے۔ ف۱۶ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں اس پر جزا دے گا اور حضرت ام المؤمنین کی شان اور ان کی برأت ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ اس برأت میں اس نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں۔ ف۱۷ یعنی بقدر اس کے عمل کے کہ کسی نے طوفان اٹھایا کسی نے بہتان اٹھانے والے کی زبانی موافقت کی کوئی ہنس دیا کسی نے خاموشی کے ساتھ سن ہی لیا جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائے گا۔ ف۱۸ کہ اپنے دل سے یہ طوفان گھڑا اور اس کو مشہور کرتا پھرا اور وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق ہے۔ ف۱۹ آخرت میں مروی ہے کہ ان بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حد قائم کی گئی اور اَسّی اَسّی کوڑے لگائے گئے۔ ف۲۰ کیونکہ مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے۔ بعضے گمراہ بے باک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اس معاملہ میں بدگمانی ہوگئی تھی وہ مُفتَرِی کذّاب ہیں اور شانِ رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مؤمنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہے اللہ تعالیٰ مومنین سے فرماتا ہے کہ تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا، تو کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدگمانی کرتے اور حضور کی نسبت بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے خاص کر ایسی حالت میں جبکہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نے بقسم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی ف۲۲

لَمَسَّكُمْ فِيْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ

تو جس چرچے میں تم پڑے اُس پر تمہیں بڑا عذاب پہونچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے

وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ

اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے ف۲۳ اور وہ

عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ

اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے ف۲۴ اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سُنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات

بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا

کہیں ف۲۵ الٰہی پاکی ہے تجھے ف۲۶ یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی

لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ

ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ

علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا

اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

پھیلے ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا ف۲۷ اور آخرت میں ف۲۸ اور اللہ جانتا ہے ف۲۹ اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ

نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان

کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں۔ ف۲۱ بالکل جھوٹ ہے بے حقیقت ہے۔ ف۲۲ اور تم پر فضل و کرم منظور نہ ہوتا، جس میں سے توبہ کے لیے مہلت دینا بھی ہے اور آخرت میں عفو و مغفرت فرمانا بھی۔ ف۲۳ اور خیال کرتے تھے کہ اس میں بڑا گناہ نہیں۔ ف۲۴ جرم عظیم ہے۔ ف۲۵ یہ ہمارے لیے رَوا نہیں کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ ف۲۶ اس سے کہ تیرے نبی کی حرم کو فجور کی آلودگی پہنچے۔ **مسئلہ:** یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہو سکے اگرچہ اس کا مبتلائے کفر ہونا ممکن ہے کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابل نفرت ہے۔ (کبیر وغیرہ) ف۲۷ یعنی اس جہان میں، اور وہ حد قائم کرنا ہے چنانچہ ابن اُبی اور حسّان اور مِسطح کے حد لگائی گئی۔ (مدارک) ف۲۸ دوزخ۔ اگر بے توبہ مر جائیں۔ ف۲۹ دلوں کے راز اور باطن کے احوال۔

رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَن

مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے ف۳۰ اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو

يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ

شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بری ہی بات بتائے گا ف۳۱ اور اگر اللہ کا

اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي

فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا ف۳۲ ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے

مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَ

جسے چاہے ف۳۳ اور اللہ سُنتا جانتا ہے اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے ف۳۴ اور

السَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ

گنجائش والے ہیں ف۳۵ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو

اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ

دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

بخشنے والا مہربان ہے ف۳۶ بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان ف۳۷ پارسا ایمان والیوں کو ف۳۸

لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ يَوْمَ تَشْهَدُ

ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے ف۳۹ جس دن ف۴۰ ان پر

ف۳۰ اور عذابِ الٰہی تمہیں مہلت نہ دیتا۔ ف۳۱ اس کے وسوسوں میں نہ پڑو اور بہتان اٹھانے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ۔ ف۳۲ اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ و حسنِ عمل کی توفیق نہ دیتا اور عفو و مغفرت نہ فرماتا۔ ف۳۳ توبہ قبول فرما کر۔ ف۳۴ اور منزلت والے ہیں دین میں۔ ف۳۵ ثروت و مال میں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ نے قسم کھائی تھی کہ مِسطح کے ساتھ سلوک نہ کریں گے اور وہ آپ کی خالہ کے بیٹے تھے، نادار تھے مہاجر تھے بدری تھے۔ آپ ہی ان کا خرچ اٹھاتے تھے مگر چونکہ ام المؤمنین پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انہوں نے مُوافَقت کی تھی اس لیے آپ نے یہ قسم کھائی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۶ جب یہ آیت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا: بیشک میری آرزو ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے اور میں مِسطح کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اس کو کبھی موقوف نہ کروں گا۔ چنانچہ آپ نے اس کو جاری فرما دیا۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ حدیثِ صحیح میں یہی وارِد ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی عُلوئے شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُولو الفضل فرمایا اور ف۳۷ عورتوں کو جو بدکاری اور فجور کو جانتی بھی نہیں اور برا خیال ان کے دل میں بھی نہیں گزرتا اور ف۳۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ یہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ازواجِ مُطہَّرات کے اوصاف ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے تمام ایماندار پارسا عورتیں مراد ہیں، ان کے عیب لگانے

عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَىٕذٍ

گواہی دیں گی اُن کی زبانیں ف۴۱ اور اُن کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے اس دن

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾

اللہ انھیں ان کی سچی سزا پوری دے گا ف۴۲ اور جان لیں گے کہ اللہ ہی صَرِیح حق ہے ف۴۳

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ

گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے ف۴۴ اور ستھریاں ستھروں کے لیے اور

الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓىٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

ستھرے ستھریوں کے لیے وہ ف۴۵ پاک ہیں اُن باتوں سے جو یہ ف۴۶ کہہ رہے ہیں اُن کے لیے بخشش

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

اور عزت کی روزی ہے ف۴۷ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

جب تک اجازت نہ لے لو ف۴۸ اور اُن کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو ف۴۹ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم

ع ۳ ۶ ۹

والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔ ف۳۹ یہ عبد اللہ بن اُبی بن سَلول منافق کے حق میں ہے۔ (خازن) ف۴۰ یعنی روزِ قیامت ف۴۱ زبانوں کا گواہی دینا تو ان کے مونہوں پر مہریں لگائے جانے سے قبل ہوگا اور اس کے بعد مونہوں پر مہریں لگا دی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہو جائیں گی اور اعضاء بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کئے تھے ان کی خبر دیں گے جیسے کہ آگے ارشاد ہے۔ ف۴۲ جس کے وہ مستحق ہیں۔ ف۴۳ یعنی موجود ظاہر ہے اسی کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ کفار دنیا میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں شک کرتے تھے اللہ تعالیٰ آخرت میں انہیں ان کے اعمال کی جزا دے کر ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرما دے گا۔ **فائدہ:** قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی تَغلِیظ وتشدِید اور تکرار وتاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفعتِ منزلت ظاہر ہوتی ہے۔ ف۴۴ یعنی خبیث کے لیے خبیث لائق ہے خبیثہ عورت خبیث مرد کے لیے اور خبیث مرد خبیثہ عورت کے لیے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتے ہیں اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وَطیرہ ہوتی ہیں۔ ف۴۵ یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان ہیں۔ ف۴۶ تہمت لگانے والے خبیث ف۴۷ یعنی ستھروں اور ستھریوں کے لیے جنت میں۔ اس آیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمالِ فضل وشرف ثابت ہوا کہ وہ طیبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآن کریم میں ان کی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور انہیں مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ نے بہت خصائص عطا فرمائے جو آپ کے لیے قابل فخر ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جبریل امین سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں ایک حَرِیر (ریشمی کپڑے) پر آپ کی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری سے نکاح نہ فرمایا اور یہ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات آپ کی گود میں اور آپ کی نوبت کے دن ہوئی اور آپ ہی کا حجرہ شریفہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آرام گاہ اور آپ کا روضۂ طاہرہ ہوا اور یہ کہ بعض اوقات ایسی حالت میں حضور پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت صدیقہ آپ کے ساتھ آپ کے لحاف میں ہوتیں اور یہ کہ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دختر ہیں اور یہ کہ آپ پاک پیدا کی گئیں اور آپ سے مغفرت ورزق کریم کا وعدہ فرمایا گیا۔ ف۴۸ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے "سبحان اللہ" یا "الحمد للہ" یا "اللہ اکبر"

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ

دھیان کرو پھر اگر اُن میں کسی کو نہ پاؤ ف۵۰ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ

لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

جاؤ ف۵۱ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو ف۵۲ یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

کاموں کو جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾

کے نہیں ف۵۳ اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۵۴ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ف۵۵ یہ اُن کے لیے بہت

لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ

ستھرا ہے بے شک اللہ کو اُن کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ

کھے یا کھنکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے۔ غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خوہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔ ف۴۹ **مسئلہ:** غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحبِ مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہ کہے: "السلام علیکم" کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدم کرو۔ حضرت عبداللہ کی قرأت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ ان کی قرأت یوں ہے: "حَتّٰى تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا وَتَسْتَاْذِنُوْا" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے۔ (مدارک، کشاف، احمدی) **مسئلہ:** اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے۔ **مسئلہ:** حدیث شریف میں ہے اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے۔ (مؤطا امام مالک) ف۵۰ یعنی مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو۔ ف۵۱ کیونکہ مِلکِ غیر میں تصرّف کرنے کے لیے اس کی رضا ضروری ہے۔ ف۵۲ اور اجازت طلب کرنے میں اصرار و اِلحاح (تکرار) نہ کرو۔ **مسئلہ:** کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹ کھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلافِ ادب ہے۔ ف۵۳ مثل سرائے اور مسافر خانے وغیرہ کے کہ اس میں جانے کے لیے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے آیت اِستیذان یعنی اوپر والی آیت نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لیے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔ ف۵۴ اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں۔ **مسائل:** مرد کا بدن زیرِ ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت (چھپانے کی جگہ) ہے اس کا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرہ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے "اِنْ لَّمْ يَاْمَنْ مِّنَ الشَّهْوَةِ، وَاِنْ اٰمِنَ مِنْهَا فَالْمَمْنُوْعُ النَّظْرُ اِلٰى مَاسِوَى الْوَجْهِ وَالْكَفِّ وَالْقَدَمِ، وَمَنْ يَّاْمَنُ فَاِنَّ الزَّمَانَ زَمَانُ الْفَسَادِ فَلَا يَحِلُّ النَّظْرُ اِلَى الْحُرَّةِ الْاَجْنَبِيَّةِ مُطْلَقًا مِّنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ" مگر بحالت ضرورت قاضی و گواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کر سکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضع مرض کا بقدرِ ضرورت دیکھنا جائز ہے۔ **مسئلہ:** امرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔ (مدارک و احمدی) ف۵۵ اور زنا و حرام سے بچیں یا یہ معنی ہیں کہ اپنی شرم گاہوں اور ان کے لواحق یعنی تمام بدنِ عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں۔

اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ

نیچی رکھیں ف۵۶ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں ف۵۷ مگر جتنا خود ہی ظاہر

مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا

ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر

لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ

اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ ف۵۸ یا شوہروں کے باپ ف۵۹ یا اپنے بیٹے ف۶۰ یا شوہروں

بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ

کے بیٹے ف۶۱ یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے ف۶۲ یا اپنے دین کی عورتیں

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ

یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں ف۶۳ یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں ف۶۴

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ

یا وہ بچے جنھیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں ف۶۵ اور زمین پر

بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا

پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار ف۶۶ اور اللہ کی طرف توبہ کرو

ف۵۶ اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ازواجِ مُطہّرات میں سے بعض اُمّہات المومنین سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابن اُمِّ مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں۔ فرمایا: تم تو نابینا نہیں ہو۔ (ترمذی وابوداود) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی نامحرم کا دیکھنا اور اس کے سامنے ہونا جائز نہیں۔ ف۵۷ اَظہر (زیادہ ظاہر بات) یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ حرہ کا تمام بدن عورت ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لیے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدرِ ضرورت جائز ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۵۸ اور انہیں کے حکم میں دادا پردادا وغیرہ تمام اُصول۔ ف۵۹ کہ وہ بھی محرم ہو جاتے ہیں۔ ف۶۰ اور انہیں کے حکم میں ہے ان کی اولاد۔ ف۶۱ کہ وہ بھی محرم ہوگئے۔ ف۶۲ اور انہیں کے حکم میں ہیں چچا ماموں وغیرہ تمام محارِم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابوعبیدہ بن جرّاح کو لکھا تھا کہ کفار اہلِ کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے سے منع کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں۔ **مسئلہ:** عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے۔ (مدارک وغیرہ) ف۶۳ ان پر اپنا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں اور غلام ان کے حکم میں نہیں اس کو اپنی مالکہ کے مواضع زینت کو دیکھنا جائز نہیں۔ ف۶۴ مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلاً شہوت باقی نہیں رہی ہو اور ہوں صالح۔ **مسئلہ:** ائمہ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عنّین حرمت نظر میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں۔ **مسئلہ:** اسی طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے۔ ف۶۵ وہ ابھی نادان نابالغ ہیں۔ ف۶۶ یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے۔ **مسئلہ:** اسی لیے چاہیے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالٰی اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز عدمِ قبول دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی مُوجِبِ غضبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے

اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ

اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ اور نکاح کردو اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں ف٦٧ اور

الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ

اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ اُنہیں غنی کر دے گا

مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

اپنے فضل کے سبب ف٦٨ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اور چاہیے کہ بچے رہیں ف٦٩ وہ جو نکاح کا مقدور

نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا

نہیں رکھتے ف٧٠ یہاں تک کہ اللہ اُنہیں مقدور والا کر دے اپنے فضل سے ف٧١ اور تمہارے ہاتھ کی مِلک باندی غلاموں میں سے

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖۗ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ

جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انھیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو ف٧٢ اگر ان میں کچھ بھلائی جانو ف٧٣ اور اس پر ان کی مدد کرو

مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ

اللہ کے مال سے جو تم کو دیا ف٧٤ اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ

تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ

بچنا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو ف٧٥ اور جو اُنھیں مجبور کرے گا تو بے شک اللہ

(اللہ کی پناہ)۔(تفسیر احمدی وغیرہ) ف٦٧ خواہ مرد یا عورت کنوارے یا غیر کنوارے۔ ف٦٨ اس غناء سے مراد یا قَناعت ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانع (قناعت کرنے والے) کو تردُّد سے بے نیاز کر دیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج وزوجہ کے دو رزقوں کا جمع ہو جانا یا فراخی بہ برکت نکاح جیسا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے۔ ف٦٩ حرام کاری سے ف٧٠ جنہیں مہر ونفقہ میسر نہیں۔ ف٧١ اور مہر ونفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔ حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جو نکاح کی قدرت رکھے وہ نکاح کرے کہ نکاح پارسائی و پاک بازی کا مُعین (مددگار) ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ یہ شہوتوں کے توڑنے والے ہیں۔ ف٧٢ کہ وہ اس قدر مال ادا کر کے آزاد ہو جائیں اور اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں اور آیت میں اس کا امر اِستحباب کے لیے ہے اور یہ استحباب اس شرط کے ساتھ مشروط ہے جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے۔ **شانِ نزول:** حُوَیطِب بن عبد العُزّیٰ کے غلام صُبَیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اس کو سو دینار پر مکاتَب کر دیا اور ان میں سے بیس اس کو بخش دیئے باقی اس نے ادا کر دیئے۔ ف٧٣ بھلائی سے مراد امانت و دیانت اور کمائی پر قدرت رکھنا ہے کہ وہ حلال روزی سے مال حاصل کر کے آزاد ہو سکے اور مولیٰ کو مال دے کر آزادی حاصل کرنے کے لیے بھیک نہ مانگتا پھرے۔ اسی لیے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے غلام کو مکاتَب کرنے سے انکار فرما دیا جو سوائے بھیک کے کوئی ذریعہ کسب کا نہ رکھتا تھا۔ ف٧٤ مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ وہ مکاتب غلاموں کو زکوٰۃ وغیرہ دے کر مدد کریں جس سے وہ بدلِ کتابَت دے کر اپنی گردن چھڑا سکیں اور آزاد ہو سکیں۔ ف٧٥ یعنی طمع مال میں اندھے ہو کر کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کریں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت عبد اللہ بن اُبی بن سَلُول منافق کے حق میں نازل ہوئی جو مال حاصل کرنے کے لیے اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا ان کنیزوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ

بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے و۷۶ اور بے شک ہم نے اُتاریں تمہاری طرف روشن آیتیں و۷۷

وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع اَللّٰهُ

ع ۴ ۸ ۱۰

اور کچھ ان لوگوں کا بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے اور ڈر والوں کے لیے نصیحت اللہ

نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ

نور ہے و۷۸ آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی و۷۹ مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ

وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ

برکت والے پیڑ زیتون سے و۸۰ جو نہ پورب (مشرق) کا نہ پچھّم (مغرب) کا و۸۱ قریب ہے کہ اس کا تیل و۸۲ بھڑک اُٹھے

وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

اگرچہ اُسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے و۸۳ اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے

و۷۶ اور وبالِ گناہ مجبور کرنے والے پر۔ و۷۷ جنہوں نے حلال وحرام حُدود واَحکام سب کو واضح کردیا۔ و۷۸ ''نور'' اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اللہ آسمان وزمین کا ہادی ہے تو اہلِ سمٰوات وارض اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان وزمین کا منور فرمانے والا ہے اس نے آسمانوں کو ملائکہ سے اور زمین کو انبیاء سے منور کیا۔ و۷۹ اللہ کے نور سے یا تو قلبِ مؤمن کی وہ نورانیت مراد ہے جس سے وہ ہدایت پاتا اور راہ یاب ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے اس نور کی مثال جو اس نے مؤمن کو عطا فرمایا۔ بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سید کائنات افضل موجودات حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ و۸۰ یہ درخت نہایت کثیر البرکت ہے کیونکہ اس کا روغن جس کو ''زیت'' کہتے ہیں نہایت صاف وپاکیزہ روشنی دیتا ہے سر میں بھی لگایا جاتا ہے سالن اور نانخورش (گوشت، مچھلی وغیرہ) کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے۔ دنیا کے اور کسی تیل میں یہ وصف نہیں اور درخت زیتون کے پتے نہیں گرتے۔ (خازن) و۸۱ بلکہ وسط کا ہے کہ نہ اسے گرمی سے ضرر پہنچے نہ سردی سے اور وہ نہایت اجود واعلیٰ ہے اور اس کے پھل غایت اِعتِدال میں۔ و۸۲ اپنی صَفا ولطافت کے باعث خود و۸۳ اس تمثیل کے معنی میں اہلِ علم کے کئی قول ہیں ایک یہ کہ نور سے مراد ہدایت ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت غایت ظہور میں ہے کہ عالَم محسوسات میں اس کی تشبیہ ایسے روشندان سے ہوسکتی ہے جس میں صاف شفاف فانوس ہو اس فانوس میں ایسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور مُصَفّٰی زیتون سے روشن ہو کہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تمثیل نورِ سیّدِ انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعب اَحبار سے فرمایا کہ اس آیت کے معنی بیان کرو، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشندان (طاق) تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلبِ مبارک اور چراغ نبوت کہ شجرِ نبوت سے روشن ہے اور اس نورِ محمدی کی روشنی واِضائت اس مرتبۂ کمالِ ظہور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خَلْق پر ظاہر ہوجائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ روشندان تو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے اور فانوس قلبِ اَطْہَر اور چراغ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھا کہ شرقی ہے نہ غَربی نہ یہودی نہ نصرانی، ایک شجرۂ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں

وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾ۙ فِیْ بُیُوْتٍ

اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لیے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ان گھروں میں

اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ

جنھیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ۸۴ اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح

وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ۙ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

اور شام ۸۵ وہ مرد جنھیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد ۸۶

وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ

اور نماز برپا رکھنے ۸۷ اور زکوٰۃ دینے سے ۸۸ ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے

الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ۗۙ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ

دل اور آنکھیں ۸۹ تاکہ اللہ انھیں بدلہ دے اُن کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انھیں

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیْنَ

انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی اور جو

كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤی اِذَا

کافر ہوئے اُن کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک جب

نورِ قلبِ ابراہیم پر نورِ محمدی نور پر نور ہے اور محمد بن کعب قُرَظی نے کہا کہ روشندان و فانوس تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور شجرۂ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء آپ کی نسل سے ہیں اور شَرقی و غَربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی کیونکہ یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور نصاریٰ مشرق کی طرف۔ قریب ہے کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے محاسن و کمالات نزولِ وحی سے قبل ہی خَلق پر ظاہر ہو جائیں نور پر نور یہ کہ نبی ہیں نسلِ نبی سے نورِ محمدی ہے نورِ ابراہیمی پر۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت اقوال ہیں۔ (خازن) ۸۴ اور ان کی تعظیم و تطہیر لازم کی۔ مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: مسجدیں بیتُ اللہ ہیں زمین میں۔ ۸۵ تسبیح سے مراد نمازیں ہیں صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر و عصر و مغرب و عشاء مراد ہیں۔ ۸۶ اور اس کے ذکرِ قلبی و لسانی اور اوقاتِ نماز پر مسجدوں کی حاضری سے۔ ۸۷ اور انہیں وقت پر ادا کرنے سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز کے لیے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اُٹھے اور دکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے۔ تو فرمایا کہ آیت "رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ" ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔ ۸۸ اس کے وقت پر۔ ۸۹ دلوں کا الٹ جانا یہ ہے کہ شدّتِ خوف و اِضْطِراب سے الٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے نہ باہر نکلیں نہ نیچے اتریں اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی یا یہ معنی ہیں کفار کے دل کفر و شک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے اور آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں گے یہ تو اس دن کا بیان ہے آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ وہ فرمانبردار بندے جو ذکر و طاعت میں نہایت مُستَعِد رہتے ہیں اور عبادت کی ادا میں سرگرم رہتے ہیں باوجود اس حسنِ عمل کے اس روز سے خائف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا۔

جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْــٴًـا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗؕ وَ اللّٰهُ

اُس کے پاس آیا تو اُسے کچھ نہ پایا ف۹۰ اور اللہ کو اپنے قریب پایا تو اُس نے اس کا حساب پورا بھر دیا اور اللہ

سَرِیْعُ الْحِسَابِۙ (۳۹) اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

جلد حساب کر لیتا ہے یا ف۹۱ جیسے اندھیریاں کسی کُنڈے کے دریا میں ف۹۲ اس کے اوپر موج موج کے اوپر اور

مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ

موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک ف۹۳ جب اپنا ہاتھ نکالے

یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَاؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۠ (۴۰)

تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو ف۹۴ اور جسے اللہ نور نہ دے اُس کے لیے کہیں نور نہیں ف۹۵

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍؕ

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے ف۹۶ پر پھیلائے

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِیْحَهٗؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ (۴۱) وَ لِلّٰهِ

سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح اور اللہ اُن کے کاموں کو جانتا ہے اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ (۴۲) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف پھر جانا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ

نرم نرم چلاتا ہے بادل کو ف۹۷ پھر اُنھیں آپس میں ملاتا ہے ف۹۸ پھر اُنھیں تہ پر تہ کر دیتا ہے تو تُو دیکھے کہ اس کے

ع ۵ / ۱۱

ف۹۰ یعنی پانی سمجھ کر اس کی تلاش میں چلا جب وہاں پہنچا تو پانی کا نام ونشان نہ تھا ایسے ہی کافر اپنے خیال میں نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ تعالٰی سے اس کا ثواب پائے گا جب عَرَصاتِ قیامت (قیامت کے میدان) میں پہنچے گا تو ثواب نہ پائے گا بلکہ عذاب عظیم میں گرفتار ہوگا اور اس وقت اس کی حسرت اور اس کا اندوہ وغم اس پیاس سے بدرجہا زیادہ ہوگا۔ ف۹۱ اعمالِ کفار کی مثال ایسی ہے ف۹۲ سمندروں کی گہرائی میں ف۹۳ ایک اندھیرا دریا کی گہرائی کا اس پر ایک اور اندھیرا موجوں کے تَراکُم (اکٹھا ہونے کا) کا اس پر اور اندھیرا بادلوں کی گھری ہوئی گھٹا کا ان اندھیریوں کی شدت کا یہ عالم کہ جو اس میں ہو وہ ف۹۴ باوجودیکہ اپنا ہاتھ نہایت ہی قریب اور اپنے جسم کا جزو ہے جب وہ بھی نظر نہ آئے تو اور دوسری چیز کیا نظر آئے گی ایسا ہی حال ہے کافر کا کہ وہ اعتقادِ باطل اور قولِ ناحق اور عملِ قبیح کی تاریکیوں میں گرفتار ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ دریا کے کُنڈے اور اس کی گہرائی سے کافر کے دل کو اور موجوں سے جَہل وشک وحیرت کو جو کافر کے دل پر چھائے ہوئے ہیں اور بادلوں سے مُہر کو جو ان کے دلوں پر ہے تشبیہ دی گئی۔ ف۹۵ راہ یاب وہی ہوتا ہے جس کو وہ راہ دے۔ ف۹۶ جو آسمان وزمین کے درمیان میں ہیں۔ ف۹۷ جس سرزمین اور جن بلاد کی طرف چاہے۔ ف۹۸ اور ان کے متفرق ٹکڑوں کو یکجا کر دیتا ہے۔

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ

بیچ میں سے مینھ نکلتا ہے اور اُتارتا ہے آسمان سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے ف۹۹

فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ

پھر ڈالتا ہے اُنھیں جس پر چاہے ف۱۰۰ اور پھیر دیتا ہے اُنھیں جس سے چاہے ف۱۰۱ قریب ہے کہ اس کی بجلی

يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کی چمک آنکھ لے جائے ف۱۰۲ اللّٰه بدلی کرتا ہے رات اور دن کی ف۱۰۳ بے شک اس میں

لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ

سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو اور اللّٰه نے زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا ف۱۰۴ تو اُن میں

مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے ف۱۰۵ اور اُن میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۶ اور اُن میں کوئی

يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

چار پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۷ اللّٰه بناتا ہے جو چاہے بے شک اللّٰه سب کچھ

قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى

کر سکتا ہے بے شک ہم نے اُتاریں صاف بیان کرنے والی آیتیں ف۱۰۸ اور اللّٰه ہدایت دیتا ہے جسے چاہے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ

سیدھی راہ دکھائے ف۱۰۹ اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللّٰه اور رسول پر اور حکم مانا پھر

ف۹۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جس طرح زمین میں پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمان میں برف کے پہاڑ اللّٰه تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں اور یہ اس کی قدرت سے کچھ بَعید نہیں ان پہاڑوں سے اولے برساتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ آسمان سے اولوں کے پہاڑ کے پہاڑ برساتا ہے یعنی بکثرت اولے برساتا ہے۔ (مدارک وغیرہ) ف۱۰۰ اور جس کے جان و مال کو چاہتا ہے ان سے ہلاک وتباہ کرتا ہے۔ ف۱۰۱ اس کے جان و مال کو محفوظ رکھتا ہے۔ ف۱۰۲ اور روشنی کی تیزی سے آنکھوں کو بیکار کردے۔ ف۱۰۳ کہ رات کے بعد دن لاتا ہے اور دن کے بعد رات۔ ف۱۰۴ یعنی تمام اجناس حیوان کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود مُتّحدُ الاصل ہونے کے باہم کس قدر مختلف الحال ہیں یہ خالقِ عالَم کے علم وحکمت اور اس کے کمالِ قدرت کی دلیل روشن ہے۔ ف۱۰۵ جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت سے کیڑے۔ ف۱۰۶ جیسے کہ آدمی اور پرند۔ ف۱۰۷ مثل بَہائم اور درندوں کے۔ ف۱۰۸ یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت واحکام اور حلال وحرام کا واضح بیان ہے۔ ف۱۰۹ اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے رضائے الٰہی ونعمتِ آخرت میسر ہو دینِ اسلام ہے آیات کا ذکر فرمانے کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان تین فرقوں میں منقسم ہوگئے ایک وہ جنھوں نے ظاہر میں تصدیقِ حق کی اور باطن میں تکذیب کرتے رہے۔ وہ منافق ہیں دوسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تصدیق کی اور باطن میں بھی مُعتَقِد رہے یہ مخلصین ہیں تیسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تکذیب کی اور باطن میں بھی وہ کفار ہیں ان کا ذکر بِالترتیب فرمایا جاتا ہے۔

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِذَا

کچھ اُن میں کے اس کے بعد پھر جاتے ہیں ف١١٠ اور وہ مسلمان نہیں ف١١١ اور جب

دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٨﴾

بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿٤٩﴾ ؕ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اور اگر ان کی ڈگری ہو (ان کے حق میں فیصلہ ہو) تو اس کی طرف آئیں مانتے ہوئے ف١١٢ کیا اُن کے دلوں میں بیماری ہے ف١١٣

اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ

یا شک رکھتے ہیں ف١١٤ یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ و رسول اُن پر ظلم کریں گے ف١١٥ بلکہ

اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

وہ خود ہی ظالم ہیں مسلمانوں کی بات تو یہی ہے ف١١٦ جب اللہ اور رسول کی طرف

وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

بلائے جائیں کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو عرض کریں ہم نے سُنا اور حکم مانا اور یہی لوگ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥١﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ

مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی

هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ

لوگ کامیاب ہیں اور اُنھوں نے ف١١٧ اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اگر تم اُنھیں حکم دو گے

ف١١٠ اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتے۔ ف١١١ منافق ہیں کیونکہ ان کے دل ان کی زبانوں کے مُوافق نہیں۔ ف١١٢ کفار و منافقین بارہا تجربہ کر چکے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فیصلہ سراسر حق و عدل ہوتا ہے اس لیے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور اس کا فیصلہ فرمائیں اور جو ناحق پر ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سچّی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پا سکتا اس لیے وہ حضور کے فیصلہ سے ڈرتا اور گھبراتا تھا۔

شانِ نزول: بِشر نامی ایک منافق تھا ایک زمین کے معاملہ میں اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا، یہودی جانتا تھا کہ اس معاملہ میں وہ سچا ہے اور اس کو یقین تھا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں اس لیے اس نے خواہش کی کہ یہ مقدمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیصل (حل) کرایا جائے لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عدل و انصاف میں کسی کی رورعایت نہیں فرماتے اس لیے وہ حضور کے فیصلہ پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے پر مصر ہوا اور حضور کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف١١٣ کفر یا نفاق کی۔ ف١١٤ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت میں۔ ف١١٥ ایسا تو ہے نہیں کیونکہ یہ وہ خوب جانتے ہیں کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فیصلہ حق سے مُتَجاوِز ہو ہی نہیں سکتا اور کوئی بددیانت آپ کی عدالت سے پرایا حق مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے وہ آپ کے فیصلہ سے اِعراض کرتے ہیں۔ ف١١٦ اور ان کو یہ طریقِ ادب لازم ہے کہ ف١١٧ یعنی منافقین نے۔ (مدارک)

لَیَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا

تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے تم فرمادو قسمیں نہ کھاؤ ف۱۱۸ مُوافقِ شرع حکم برداری چاہیے اللہ جانتا ہے جو

تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

تم کرتے ہو ف۱۱۹ تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ف۱۲۰ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۲۱ تو رسول کے ذمہ وہی ہے

عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا

جو اُس پر لازم کیا گیا ف۱۲۲ اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ف۱۲۳ اور اگر رسول کی فرمانبرداری کروگے راہ پاؤ گے اور

عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۲۴ اللہ نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ

اچھے کام کئے ف۱۲۵ کہ ضرور انھیں زمین میں خلافت دے گا ف۱۲۶ جیسی اُن سے پہلوں

قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

کو دی ف۱۲۷ اور ضرور اُن کے لیے جمادے گا اُن کا وہ دین جو اُن کے لیے پسند فرمایا ہے ف۱۲۸ اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو

خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

امن سے بدل دے گا ف۱۲۹ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا

تو وہی لوگ بے حکم ہیں اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی

ف۱۱۸ کہ جھوٹی قسم گناہ ہے۔ **ف۱۱۹** زبانی اطاعت اور عملی مخالفت اس سے کچھ چھپا نہیں۔ **ف۱۲۰** سچے دل اور سچی نیت سے۔ **ف۱۲۱** رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی فرمانبرداری سے، تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں۔ **ف۱۲۲** یعنی دین کی تبلیغ اور احکامِ الٰہی کا پہنچا دینا اس کو رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے اچھی طرح ادا کر دیا اور وہ اپنے فرض سے عُہدہ برآ ہو چکے۔ **ف۱۲۳** یعنی رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی اطاعت وفرمانبرداری۔ **ف۱۲۴** چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت واضح طور پر پہنچا دیا۔ **ف۱۲۵ شانِ نزول:** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحی نازل ہونے سے دس سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر کیا پھر بحکمِ الٰہی مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کے منازِل (گھروں) کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے روزمرہ ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں، اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے فرمایا: کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بار سے ہم سُبکدوش ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی **ف۱۲۶** اور بجائے کفار کے تمہاری فرمانروائی ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جس چیز پر شب و روز گزرے ہیں ان سب پر دینِ اسلام داخل ہوگا۔ **ف۱۲۷** حضرت داود و سلیمان وغیرہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اور جیسی کہ جبابرۂ مصر و شام کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل کو خلافت دی اور ان ممالک پر ان کو مسلط کیا۔ **ف۱۲۸** یعنی دینِ اسلام کو تمام اَدیان پر غالب فرمائے گا۔ **ف۱۲۹** چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرِ زمین عرب سے

الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ

فرمانبرداری کرو اس اُمید پر کہ تم پر رحم ہو ہرگز کافروں کو خیال نہ کرنا کہ وہ کہیں ہمارے قابو سے نکل جائیں

فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ع ۱۳

زمین میں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ضرور کیا ہی بُرا انجام اے ایمان

اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

والو چاہیے کہ تم سے اِذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام ف۱۳۰ اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے ف۱۳۱

مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ

تین وقت ف۱۳۲ نمازِ صبح سے پہلے ف۱۳۳ اور جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو

مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ

دوپہر کو ف۱۳۴ اور نمازِ عشاء کے بعد ف۱۳۵ یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ف۱۳۶ ان

عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى

تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ اُن پر ف۱۳۷ آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے

کفار مٹا دیئے گئے مسلمانوں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے فتح فرمائے اکاسرہ کے ممالک وخزائن ان کے قبضہ میں آئے دنیا پر ان کا رعب چھا گیا۔ **فائدہ:** اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے بعد ہونے والے خُلَفاءِ راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانہ میں فُتوحاتِ عظیمہ ہوئیں اور کسریٰ وغیرہ مُلوک کے خزائن (بادشاہوں کے خزانے) مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن وتمکین اور دین کو غلبہ حاصل ہوا۔ ترمذی وابوداود کی حدیث میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت میرے بعد تیس سال ہے پھر ملک ہوگا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو برس تین ماہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چھ ماہ ہوئی۔ (خازن)

ف۱۳۰ اور باندیاں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مُدلج بن عَمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلانے کے لیے بھیجا وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چلا گیا جب کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۱۳۱** بلکہ ابھی قریب بُلوغ ہیں۔ سِنِّ بُلوغ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک لڑکے کے لیے اٹھارہ سال اور لڑکی کے لیے سترہ سال اور عامہ علماء کے نزدیک لڑکے اور لڑکی دونوں کے لیے پندرہ سال ہے۔ (تفسیر احمدی) **ف۱۳۲** یعنی ان تینوں وقتوں میں اجازت حاصل کریں جن کا بیان اسی آیت میں فرمایا جاتا ہے۔ **ف۱۳۳** کہ وہ وقت ہے خواب گاہوں سے اٹھنے اور شب خوابی کا لباس اتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا۔ **ف۱۳۴** قیلولہ کرنے کے لیے اور تہ بند باندھ لیتے ہو۔ **ف۱۳۵** کہ وہ وقت ہے بیداری کا لباس اتارنے اور خواب کا لباس پہننے کا۔ **ف۱۳۶** کہ ان اوقات میں خلوت وتنہائی ہوتی ہے بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے لہٰذا ان اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور ان کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی وقت بھی بے اجازت داخل نہ ہوں۔ (خازن وغیرہ) **ف۱۳۷ مسئلہ:** یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ۔

بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَ اِذَا

کے پاس ف۱۳۸ اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب

بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ

تم میں لڑکے ف۱۳۹ جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اِذن مانگیں ف۱۴۰ جیسے ان کے اگلوں ف۱۴۱ نے اِذن

قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَ

مانگا اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور

الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ

بوڑھی خانہ نشین عورتیں ف۱۴۲ جنھیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں

اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ

کہ اپنے بالائی کپڑے اُتار رکھیں جب کہ سنگار نہ چمکائیں ف۱۴۳ اور اس سے بچنا ف۱۴۴ ان کے لیے اور

لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى

بہتر ہے اور اللہ سُنتا جانتا ہے نہ اندھے پر تنگی ف۱۴۵ اور نہ

الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا

لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی

مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ

اولاد کے گھر ف۱۴۶ یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں

ف۱۳۸ کام و خدمت کے لیے تو ان پر ہر وقت اِستِیذان (اجازت لینے) کا لازم ہونا سببِ حرج ہوگا اور شرع میں حَرَج مَدفوع (دور کیا گیا) ہے۔ (مدارک)
ف۱۳۹ یعنی آزاد۔ ف۱۴۰ تمام اوقات میں ف۱۴۱ ان سے بڑے مردوں۔ ف۱۴۲ جن کا سِن زیادہ ہو چکا اور اولاد ہونے کی عمر نہ رہی اور پیرانہ سالی (بڑھاپے) کے باعث ف۱۴۳ اور بال سینہ پنڈلی وغیرہ نہ کھولیں۔ ف۱۴۴ بالائی کپڑوں کو پہنے رہنا۔ ف۱۴۵ **شانِ نزول:** سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جو ان اَعذار کے باعث جہاد میں نہ جاسکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے با ایں خیال کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس آیت میں انہیں اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب اندھے نابینا اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھلانے کے لیے کچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کسی رشتہ دار کے یہاں کھلانے کے لیے لے جاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ف۱۴۶ کہ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ اسی طرح شوہر کے لیے بیوی کا اور بیوی کے لیے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے۔

اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں

اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ

کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں ف۱۴۷ یا اپنے دوست کے یہاں ف۱۴۸

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا

تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ ف۱۴۹ پھر جب کسی گھر میں جاؤ

فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ

تو اپنوں کو سلام کرو ف۱۵۰ ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یونہی

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ع ﴿٦١﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ ع ۸ / ۱۴

بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى

اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں ف۱۵۱ تو نہ جائیں جب تک

يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اُن سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول

وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ

پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۲ پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لیے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت

ف۱۴۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کا کار پرداز ہے۔ **ف۱۴۸** معنی یہ ہیں کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں سَلَف (پہلے کے لوگوں) کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیبت (غیر موجودگی) میں پہنچتا تو اس کی باندی سے اس کا کِیسہ (رقم رکھنے کا تھیلا) طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا۔ مگر اس زمانہ میں یہ فیاضی کہاں لہٰذا بے اجازت کھانا نہ چاہیے۔ (مدارک وجلالین) **ف۱۴۹ شانِ نزول:** قبیلۂ بنی لَیث بن عَمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لیے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۱۵۰ مسئلہ:** جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خَلَل نہ ہو۔ (خازن) **مسئلہ:** اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے: ''اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰۤى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ بَرَكَاتُهٗ''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں۔ نَخَعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے: ''اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (شفاء شریف) ملا علی قاری نے شرح شِفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ اسلام کے گھروں میں روح اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔ **ف۱۵۱** جیسے کہ جہاد اور تدبیرِ جنگ اور جمعہ وعیدین اور مشورہ

مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا

دے دو اور اُن کے لیے اللہ سے معافی مانگو ف۱۵۳ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے رسول کے

دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے ف۱۵۴ بے شک اللہ جانتا ہے جو

یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ

تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر ف۱۵۵ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ

تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

اُنھیں کوئی فتنہ پہنچے ف۱۵۶ یا اُن پر درد ناک عذاب پڑے ف۱۵۷ سن لو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَ الْاَرْضِ ؕ قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؕ وَ یَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ

اور زمین میں ہے بے شک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو ف۱۵۸ اور اس دن کو جس میں اس کی طرف پھیرے جائیں گے ف۱۵۹

فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

ع ۹ ۳ ۱۵

تو وہ اُنھیں بتا دے گا جو کچھ اُنھوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۱۶۰

ایاتها ۷۷ — ۲۵ سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّیَّةٌ ۴۲ — رکوعاتها ٦

سورۂ فرقان مکیہ ہے، اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اور ہر اجتماع جو اللہ کے لیے ہو۔ ف۱۵۲ ان کا اجازت چاہنا نشانِ فرمانبرداری اور دلیلِ صحتِ ایمان ہے۔ ف۱۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور اجازت طلب نہ کریں۔ **مسئلہ:** اماموں اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہئے۔ (مدارک) ف۱۵۴ کیونکہ جس کو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکاریں اس پر اِجابت و تعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو اور ایک معنی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ، آپ کے مُعظّم اَلقاب سے، نرم آواز کے ساتھ، مُتواضِعانہ و منکسرانہ لہجہ میں "یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ" کہہ کر۔ ف۱۵۵ **شانِ نزول:** منافقین پر روز جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۵۶ دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک حوادِث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا دل کا سخت ہو کر معرفتِ الٰہی سے محروم رہنا۔ ف۱۵۷ آخرت میں۔ ف۱۵۸ ایمان پر یا نفاق پر۔ ف۱۵۹ جزا کے لیے اور وہ دن روز قیامت ہے۔ ف۱۶۰ اس سے کچھ چھپا نہیں۔ ف۱ سورۂ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ستتر آیتیں اور آٹھ سو بانوے کلمے اور تین ہزار سات سو تین حرف ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَاۙﰳ

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر ف۲ جو سارے جہان کو ڈر سُنانے والا ہو ف۳

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ

وہ جس کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اُس نے نہ اختیار فرمایا بچہ ف۴ اور اس کی

لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﰴ

سلطنت میں کوئی ساجھی (شریک) نہیں ف۵ اُس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـٴًـا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ وَ لَا

اور لوگوں نے اس کے سوا اَور خدا ٹھہرا لیے ف۶ کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں اور

یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَیٰوةً

خود اپنی جانوں کے برے بھلے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا

وَّ لَا نُشُوْرًا ﰵ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ اِفْتَرٰىهُ

نہ اُٹھنے کا اور کافر بولے ف۷ یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انھوں نے بنا لیا ہے ف۸

وَ اَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّ زُوْرًا ﰶۚ وَ قَالُوْۤا

اور اس پر اور لوگوں نے ف۹ انھیں مدد دی ہے بے شک وہ ف۱۰ ظلم اور جھوٹ پر آئے اور بولے ف۱۱

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﰷ قُلْ

اگلوں کی کہانیاں ہیں جو اُنھوں نے ف۱۲ لکھ لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں تم فرماؤ

معانقة ۱۰

ف۲ یعنی سیدانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر۔ ف۳ اس میں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے عمومِ رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خَلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جنّ ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے امتی ہیں کیونکہ ''عالم'' ماسوی اللّٰہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ مَحَلّی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شُعَب الایمان میں بیہقی سے صادِر ہوا بے دلیل ہے اور دعوٰی اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سُبکی و بازِری و ابن حَزم و سیوطی نے اس کا تعاقُب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللّٰہ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خَلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے: ''اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَآفَّةً'' یعنی میں تمام خَلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ علامہ علی قاری نے مِرقات میں اس کی شرح میں فرمایا: یعنی تمام موجودات کی طرف جنّ ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات۔ اس مسئلہ کی کامل تنقیح وتحقیق شَرح وبَسط کے ساتھ امام قَسطَلانی کی مَواہب لدنیہ میں ہے۔ ف۴ اس میں یہود و نصارٰی کا رَدّ ہے جو حضرت عزیر و مسیح علیہما الصلوۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ معاذ اللّٰہ ف۵ اس میں بت پرستوں کا رَدّ ہے جو بتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ ف۶ یعنی بت پرستوں نے بتوں کو خدا ٹھہرایا جو ایسے عاجز و بے قدرت ہیں ف۷ یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھی قرآن کریم کی نسبت کہ ف۸ یعنی سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ ف۹ اور لوگوں سے نضر بن حارث کی مراد یہودی تھے اور عدّاس و یسار وغیرہ اہل کتاب۔ ف۱۰ نَضر بن حارث وغیرہ مشرکین جو یہ بیہودہ بات کہنے والے تھے۔ ف۱۱ وہی مشرکین قرآن کریم

اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا

اُسے تو اُس نے اُتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات جانتا ہے ف۱۳ بے شک وہ بخشنے والا

رَّحِیْمًا ﴿۶﴾ وَ قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ یَمْشِیْ فِی

مہربان ہے ف۱۴ اور بولے ف۱۵ اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں

الْاَسْوَاقِؕ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًاۙ ﴿۷﴾ اَوْ یُلْقٰۤی

چلتا ہے ف۱۶ کیوں نہ اُتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ اُن کے ساتھ ڈر سناتا ف۱۷ یا غیب سے

اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْكُلُ مِنْهَاؕ وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ

اُنھیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے ف۱۸ اور ظالم بولے ف۱۹ تم

تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ

تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ف۲۰ اے محبوب دیکھو کیسی کہاوتیں تمہارے لیے بنا رہے ہیں

فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا۠ ﴿۹﴾ ع تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ

تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمہارے لیے

خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ وَ یَجْعَلْ لَّكَ

بہت بہتر اس سے کر دے ف۲۱ جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں اور کر دے تمہارے لیے اُونچے اُونچے

قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ قف وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ

محل بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے اُس کے لیے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی ہوئی

سَعِیْرًا ج ﴿۱۱﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّ زَفِیْرًا ﴿۱۲﴾

آگ جب وہ انھیں دُور جگہ سے دیکھے گی ف۲۲ تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا

کی نسبت کہ یہ رُستم و اسفندیار وغیرہ کے قصوں کی طرح ف۱۲ یعنی سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ ف۱۳ یعنی قرآن کریم علوم غیبی پر مشتمل ہے۔ یہ دلیل صریح ہے اس کی کہ وہ حضرت علّامِ الغیوب کی طرف سے ہے۔ ف۱۴ اسی لیے کفار کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ ف۱۵ کفارِ قریش ف۱۶ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ نبی ہوتے تو نہ کھاتے نہ بازاروں میں چلتے اور یہ بھی نہ ہوتا تو۔ ف۱۷ اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی نبوت کی شہادت دیتا۔ ف۱۸ مالداروں کی طرح۔ ف۱۹ مسلمانوں سے ف۲۰ اور معاذ اللّٰہ اس کی عقل بجا نہ رہی۔ ایسی طرح طرح کی بیہودہ باتیں انہوں نے بکیں۔ ف۲۱ یعنی جلد آپ کو اس خزانے اور باغ سے بہتر عطا فرماوے جو یہ کافر کہتے ہیں۔ ف۲۲ ایک برس کی راہ سے یا سو برس کی راہ سے، دونوں قول ہیں اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں اللّٰہ تعالٰی چاہے تو اس کو حیات و عقل اور رویت عطا فرمائے اور بعض مفسرین نے کہا کہ مراد ملائکۂ جہنم کا دیکھنا ہے۔

وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًاؕ ﴿۱۳﴾

اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے ف۲۳ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ف۲۴

لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ

تو وہاں موت مانگیں گے ف۲۵ فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو ف۲۶ تم فرماؤ کیا یہ ف۲۷

خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَؕ-كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً

بھلا یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے وہ ان کا صلہ

وَّ مَصِیْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ خٰلِدِیْنَؕ-كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا

اور انجام ہے ان کے لیے وہاں من مانی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے

مَّسْـٴُـوْلًا ﴿۱۶﴾ وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ

مانگا ہوا ف۲۸ اور جس دن اکٹھا کرے گا اُنھیں ف۲۹ اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں ف۳۰ پھر ان معبودوں سے فرمائے گا

ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَؕ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا

کیا تم نے گمراہ کر دیئے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے ف۳۱ وہ عرض کریں گے

سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَ

پاکی ہے تجھ کو ف۳۲ ہمیں سزاوار (حق) نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنائیں ف۳۳

لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَۚ-وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾

لیکن تو نے اُنھیں اور اُن کے باپ داداؤں کو برتنے دیا ف۳۴ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے ف۳۵

ف۲۳ جو نہایت کرب و بے چینی پیدا کرنے والی ہو۔ ف۲۴ اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر باندھ دیئے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر ہر کافر اپنے اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔ ف۲۵ اور "واثُبُوراہ واثُبوراہ" کا شور مچائیں گے بایں معنی کہ ہائے اے موت آجا۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے اور اس کی ذُرِّیَّت اس کے پیچھے ہوگی اور یہ سب موت موت پکارتے ہوں گے ان سے ف۲۶ کیونکہ تم طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ ف۲۷ عذاب اور اَہوالِ جہنم جس کا ذکر کیا گیا۔ ف۲۸ یعنی مانگنے کے لائق یا وہ جو مؤمنین نے دنیا میں یہ عرض کر کے مانگا: "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً" یا یہ عرض کر کے "رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ"۔ ف۲۹ یعنی مشرکین کو ف۳۰ یعنی ان کے باطل معبودوں کو خواہ ذَوِی الْعُقُول ہوں یا غیر ذَوِی الْعُقُول۔ کلبی نے کہا کہ ان معبودوں سے بت مراد ہیں انہیں اللہ تعالیٰ گویائی دے گا۔ ف۳۱ اللہ تعالیٰ حقیقتِ حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لیے ہے کہ ان کے معبود انہیں جھٹلائیں تو ان کی حسرت و ذلت اور زیادہ ہو۔ ف۳۲ اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو۔ ف۳۳ تو ہم دوسرے کو کیا تیرے غیر کے معبود بنانے کا حکم دے سکتے تھے ہم تیرے بندے ہیں۔ ف۳۴ اور انہیں اموال و اولاد و طولِ عمر و صحت و سلامت عنایت کی۔ ف۳۵ شقی بعد ازیں کفار سے فرمایا جائے گا۔

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًاۚ وَ مَنْ

تو اب معبودوں نے تمہاری بات جھٹلا دی تو اب تم نہ عذاب پھیر سکو نہ اپنی مدد کر سکو اور تم میں

يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

جو ظالم ہے ہم اُسے بڑا عذاب چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جتنے

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِؕ وَ

رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے ف۳۶ اور

جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةًؕ اَتَصْبِرُوْنَۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾ ع

ہم نے تم میں ایک کو دوسرے کی جانچ کیا ہے ف۳۷ اور اے لوگو کیا تم صبر کرو گے ف۳۸ اور اے محبوب تمہارا رب دیکھتا ہے ف۳۹

ع ۲ ۱۱ ۱۷

ف۳۶ یہ کفار کے اس طعن کا جواب ہے جو انہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں کھانا کھاتے ہیں، یہاں بتایا گیا کہ یہ امور منافیٔ نبوت نہیں بلکہ یہ تمام انبیاء کی عادتِ مُستمِرّہ تھی لہٰذا یہ طعن محض جہل و عناد ہے۔ ف۳۷ **شانِ نزول:** شرفاء جب اسلام لانے کا قصد کرتے تھے تو غرباء کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اسلام لا چکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی بایں خیال وہ اسلام سے باز رہتے اور شرفاء کے لیے غرباء آزمائش بن جاتے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل و ولید بن عُقبہ اور عاص بن وائل سہمی اور نَضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابوذر و ابن مسعود و عمّار ابن یاسر و بلال و صُہیب و عامر بن فُہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انہیں جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور ان میں فرق کیا رہ جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فقراء مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفارِ قریش اِستہزاء کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور اَرذَل (ذلیل و حقیر) ہیں۔ اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل کی اور ان مومنین سے فرمایا۔ (خازن) ف۳۸ اس فقر و شدت پر اور کفار کی اس بدگوئی پر۔ ف۳۹ اس کو جو صبر کرے اور اس کو جو بے صبری کرے۔